Digitized by Khilafat Library Rabwah

39

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ خاندان مسیح موعود میں خیر وعافیت ہے۔

سماٹرا کا طالب علم محمد نور ابن حسن صاحب جو مدرسہ احمدیہ کی ساتویں جماعت میں تعلیم پاتا تھا۔ اور قریباً چار سال سے قادیان رہتا تھا۔ چھ ماہ بیمار رہکر فوت ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے پڑھایا۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن ہوا۔

نہایت ہی رنج اور افسوس سے لکھا جاتا ہے۔ کہ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی لڑکی مبارکہ جو مدرسہ خواتین کی سب سے ہوشیار اور قابل طالب علم تھی۔ کچھ دن بعارضہ تپ محرقہ بیمار رہ کر ۲۲-۲۳ ؍اکتوبر کی درمیانی رات فوت ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ چھوٹی سی عمر میں بہت اعلیٰ قابلیتوں کی مالک تھی۔ خدا تعالیٰ جوار رحمت میں جگہ دے ہمیں مرحومہ کے غم زدہ والدین سے اس حادثہ پر بہت ہمدردی ہے۔ اور دعا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں صبر عطا کرے۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب سیلون میں

جس دن سے حضرت مفتی صاحب یہاں تشریف فرما ہیں ہر مذہب و ملت کے اصحاب جوق در جوق روزانہ ملاقات کے واسطے اور سلسلہ حقہ احمدیہ کے مسائل دریافت کرنے کے لئے آتے رہتے ہیں۔ مسٹر لائی کے مکان پر جہاں حضرت مفتی صاحب مقیم ہیں۔ آدمیوں کا ایک میلا لگا رہتا ہے۔ اور بعض دن رات کے گیارہ بجے سے بعد تک بھی سلسلہ گفتگو و مباحثہ جاری رہتا ہے۔ اکثر لوگ اپنے سوالات کا تشفی آمیز جواب پاتے اور خوش ہو کر جاتے ہیں۔ وہ لوگ جو پہلے سلسلہ کے ساتھ بہت بغض اور عداوت رکھتے تھے۔ اب محبت کے ساتھ دیکھ رہے ہیں۔ ۱۴ ؍اکتوبر کی شام کو ٹاؤن ہال میں حضرت مفتی صاحب کا لیکچر ہوا۔ جس میں امریکہ میں تبلیغ اسلام و احمدیت کے حالات سنائے گئے۔ ہال آدمیوں سے بھرا ہوا تھا۔ اور بعد میں آنے والے دروازوں میں کھڑے کھڑے سنتے رہے۔ سامعین کی تعداد قریباً ایک ہزار تھی۔ جنہوں نے نہایت توجہ سے لیکچر سنا۔ اور بہت محظوظ ہوئے۔ اور خواہش ظاہر کی کہ اور لیکچر کرائے جائیں۔ لیکچر میں اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کی گئی اور امریکہ میں احمدیت کے پھیلنے کے حالات سنائے گئے۔ بدھسٹ سوسائٹی اور ویزلی لٹریری سوسائٹی کے سکرٹری حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اپنے ہال میں لیکچر دینے کے لئے خواہش ظاہر کی۔ کمشنر صاحب سے حضرت مفتی صاحب کی ملاقات ہوئی۔ جو بہت اخلاق سے پیش آئے۔ اور سلسلہ حقہ احمدیہ کے حالات اور حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ اور دلائل دیر تک سنتے رہے۔ ان کے اسسٹنٹ صاحب سلسلہ میں بہت دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور مطالعہ کیواسطے کتابیں طلب کی ہیں۔ یہاں کمشنر کو برٹش ایجنٹ کہا جاتا ہے۔ ایک معزز تاجر چند دیگر معززین کے ساتھ آئے اور کہا کہ میرے دو سوال ہیں جو میں نے ہر عالم پر کئے مگر کوئی جواب نہیں دیتا جناب مفتی صاحب نے ان کے ہر دو سوالات کے تشفی آمیز جواب دئے۔ اور وہ بہت شکریہ ادا کرتے ہوئے واپس گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض غیر احمدی معززین دوسرے شہروں سے مفتی صاحب کی ملاقات کیواسطے سو ڈیڑھ سو میل کے فاصلہ سے سفر کر کے آ رہے ہیں +

دوسرے شہروں کے احمدی احباب بھی آ رہے ہیں حضرت مفتی صاحب کے لیکچر سے قبل چوہدری عبد الحمید صاحب نے امریکہ میں اسلام پر ایک مختصر تقریر کی - اور لیکچر کے بعد مسٹر جون نے تامل زبان میں خلاصہ بیان کیا۔ خطبہ جمعہ میں مفتی صاحب نے سورۃ والعصر کی تفسیر کی کہ اس میں اس زمانہ میں مسیح موعود کے آنے اور انپر ایمان لانے کی پیشگوئی کی گئی ہے۔

اے - بی محمد ابراہیم پیش امام جماعت احمدیہ سیلون ۱۵/۱۰/۲۶

اخبار احمدیہ

حصہ وصیت کی ادائیگی

(۱) میاں خدابخش صاحب موصی ساکن گلانوالی ضلع گورداسپور نے اپنی وصیت کو پورا کرنے کیلئے اپنی جائداد کا ۱/۸ حصہ نمبر خسرہ ۸۰/۱۰ رقبہ ۲ کنال ۱۳ مرلہ چاہی و ۱۷۶/۱۷ رقبہ ۱۷/۲ مرلہ کنال چاہی واقعہ موضع گلانوالی بذریعہ انتقال ۱۷۶ ۱۲ر جولائی ۱۹۲۶ء صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں ہبہ کر دیا -

(۲) چوہدری کالو صاحب موصی ولد گلاب ساکن حمزہ تحصیل و ضلع امرت سر نے اپنی وصیت کو پورا کرنے کے لئے اپنی جائداد کا ۱/۱۰ حصہ یعنی نمبر خسرہ ۱۱۲۲/۱۷ رقبہ ۳ مرلہ کنال بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ہبہ کر دیا۔

(۳) میاں میراں بخش صاحب موصی قوم جٹ بندیچہ ساکن علی پور ضلع ملتان نے اپنی وصیت کو پورا کرنے کی غرض سے اپنی جائداد کا ۱/۸ حصہ ۱۹۶/۱۱۶ سالم رقبہ ۱۷ کنال نہری خسرہ ۱۹۶/۹ سالم رقبہ ۱۱ کنال نہری و ۱۱/۱۶ سالم نہری رقبہ ۲ کنال ۱۸ مرلہ وکھاتہ ۱۱ دورہ چاہ سرودالہ کا ۱/۳۲ حصہ رقبہ ۳ مرلہ - میزان کل رقبہ ۱ مرلہ کنال چاہ سرودالہ واقعہ موضع علی پور ضلع ملتان سے بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان (بذریعہ انتقال ۳۰۵ یکم اکتوبر ۱۹۲۶ء) ہبہ کر دیا۔

(۴) میاں عبد العزیز صاحب موصی ولد غلام محمد صاحب نون ساکن ہلال پور ضلع شاہ پور نے اپنی وصیت کو پورا کرنے کی غرض سے اپنی جائداد کا ۱/۱۰ حصہ یعنی خسرہ نمبر ۳ ۔۔۔ رقبہ ۴ کنال اراضی نہری واقعہ موضع ہلال پور سے بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بذریعہ انتقال ۲۸ ۲۵ر ستمبر ۱۹۲۶ء ہبہ کر دیا ہے۔

ان موصیوں نے اس خیال سے کہ ہماری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حصول جائداد میں مشکلات پیش نہ آئیں۔ جو نمونہ دکھلایا ہے - وہ قابل قدر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے ایثار کو قبول فرمائے - باقی موصی بھی اگر اس طرف توجہ فرمائیں تو جو مشکلات حصول جائداد کیلئے دفتر مقبرہ بہشتی کو پیش آتی رہتی ہیں - وہ بہت حد تک دور ہو سکتی ہیں - عبد الرحمان مصری سکرٹری انجمن کارپرداز مصالح قبرستان قادیان

قصبہ شور کوٹ میں لیکچر

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ۱۱ر اکتوبر بروز منگل شور کوٹ تشریف لائے - ۱۳ کی شب کو قریشی عبد اللہ شاہ صاحب کے مکان میں قریباً ۹ بجے مولوی صاحب کا لیکچر شروع ہوا - مولوی صاحب کی تقریر کا موضوع "مسلمانوں کے تنزل اور خسران کے وجوہات اور اس کا علاج" تھا - مولوی صاحب موصوف نے سورۃ والعصر تلاوت کرنے کے بعد فرمایا - دنیا میں انسان کو اس کے خسران کا کوئی عوضانہ نہیں ملتا - اور دم بدم اس کی ہر ایک چیز میں کمی واقع ہوتی رہتی ہے - مگر ایک صورت ہے جس سے خسران کے عوض کامیابی و کامرانی حاصل ہوتی ہے - اور وہ یہ کہ انسان خدا کے رسولوں پر ایمان لائے - اور پھر اعمال سے اس کی تصدیق بھی کرے مولوی صاحب نے اس چھوٹی سی سورت کی دو اڑھائی گھنٹہ میں نہایت اعلیٰ تفسیر کی اور عجیب عجیب نکات اور معارف بیان فرمائے - اور مسلمانوں کو بیدار کرنے کے لئے بہت سی نصائح کیں - حاضرین نے نہایت شوق سے مولوی صاحب کی تقریر سنی۔

احمد حسین از شور کوٹ

ایک دکاندار

ایک احمدی بھائی جو طبابت بھی کر سکتے ہیں کسی جگہ عطاری یا پرچون وغیرہ کی دکان کھولنا چاہتے ہیں اگر کسی موزوں مقام پر موقع ہو تو احباب توجہ فرما کر اطلاع دیں۔ گاؤں میں ایسی جگہ ہو تو ریلوے سٹیشن سے قریب ہو۔

ناظر تجارت و صنعت قادیان

درخواست دعا

عزیزم مولوی محمد زبیر صاحب لکھنوی نمائندہ سیاسی جماعت احمدیہ صوبہ متحدہ بعارضہ دق بیمار ہو کر میڈیکل کالج لکھنؤ میں زیر علاج ہیں - ناظرین اخبار و نیز ان محترمین جماعت احمدیہ میں سے جو عزیز مذکور سے واقف ہوں اور اخبار میں پڑھ کر دعا کیا کرتے ہوں - عزیز مذکور کی صحت کیلئے اپنے خاص اوقات میں ضرور دعا فرمائیں - حضرت مسیح موعود کے معزز صحابیوں سے خاص طور پر میں مخاطب ہوں - حضرت صاحب تو خاص طور پر دعا کر رہے ہیں - میں عزیز مذکور کو جماعت احمدیہ کے لئے ایک مفید وجود خیال کرتا ہوں - محمد عثمان از لکھنؤ

اعلان ولادت

فتح محمد خاں ماسٹر ٹیلر پولیس لائن ضلع کانگڑہ کے ہاں ۵ ر اکتوبر ۱۹۲۶ء بوقت صبح آٹھ بجے لڑکا پیدا ہوا ہے - احباب مولود کی درازی عمر اور سعادت دارین کے لئے دعا فرمائیں۔

شکریہ

میونسپل کمیٹی عیسیٰ خیل نے بصدارت خانصاحب محمد سیف اللہ خانصاحب وائس پریذیڈنٹ کمیٹی حسب تجویز لالہ گوپال داس صاحب ممبر کمیٹی چوہدری عاشق علی صاحب بی اے کا شکریہ ادا کیا۔ کہ جناب موصوف نے دوران پریذیڈنسی اور تحصیلداری میں نہایت احسن کارگزاری دکھائی (نامہ نگار)

وفات

خاکسار کی والدہ صاحبہ انتقال فرما گئی ہیں - احباب جماعت کے واسطے دعا مغفرت فرماویں - عبد الکریم احمدی ہیلتھ ... لاہور

۲ - مورخہ ۲۸ر ستمبر ۱۹۲۶ء منشی سراج الدین صاحب متوطن میرٹھ وفات پا گئے - پٹھانکوٹ میں ملازم تھے - اناللّٰہ وانا الیہ راجعون مرحوم مغفور بہت نیک اور مخلص احمدی تھے - باوجود غریب آدمی ہونے کے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہر ممکن خدمت کو انجام دینے میں ہمہ تن تیار رہتے تھے - ناظرین دعائے مغفرت فرماویں -

خاکسار عبد الکریم سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ پٹھانکوٹ

۳ - بشیر احمد ولد نور دین احمدی ساکن موضع دیوا سنگھ والا بتاریخ ۲۴ر ماہ ستمبر بوقت ۴ بجے شام فوت ہو گیا ہے - انا للّٰہ وانا الیہ راجعون مرحوم نے وصیت کی ہوئی تھی - مخلص احمدی تھا - احباب دعاء مغفرت فرماویں - محمد یامین احمدی از دیوا سنگھ والا

۴ - مستری عبد الرزاق صاحب احمدی اوورسیر رینالہ اسٹیٹ ضلع منٹگمری کا لڑکا محمد اقبال ۷ر ستمبر ۱۹۲۶ء کو فوت ہو گیا ہے احباب دعاء مغفرت کریں - خاکسار محمد تاج الدین احمدی کلرک سشن کورٹ گورداسپور

۵ - بھائی نوردین صاحب ایس - پی - ڈبلیو - آئی - سلطان محمود - شیر کے حملہ کی وجہ سے زخمی ہو کر نیروبی ہسپتال برائے علاج گئے - مگر افسوس کہ بھائی صاحب ۴ر ستمبر کو اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے ہیں - انا للّٰہ وانا الیہ راجعون مرحوم بہت ہی مخلص احمدی تھے - احباب دعا مغفرت کریں۔

خاکسار شیخ صالح محمد از ممباسہ

الفضل کا ماہواری ایڈیشن یکم نومبر کو نکلے گا

اگلا پرچہ ۲۱ر اکتوبر کو روانہ ہوگا - جو غیر معمولی حجم پر مفید دلچسپ مضامین کا مجموعہ ہے - جس قدر جلدیں ہر شہر یا بستی میں مطلوب ہوں - مجھے بوالپسی اطلاع دیں کیونکہ بلا طلب کے سوائے مستقل خریداروں کے نہیں بھیجا جاتا - اور زائد چھپوایا اتنا ہی جائیگا جتنے کے لئے درخواستیں پہلے وصول ہو جائینگی - بعد میں کوئی صاحب عدم دستیابی کا شکوہ نہ کریں +

خاکسار مینیجر الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۲۷ء

پشاور میں ہولناک آتش زدگی

پشاور میں جو تباہ کن اور عبرت ناک آتش زدگی حال میں ہوئی ہے۔ وہ اپنے کئی پہلوؤں کے لحاظ سے نہایت ہی حیرت انگیز ہے۔ اور بایں وجہ اس امر کی محتاج ہے۔ کہ اس کے اسباب اور اس کے وسعت پذیر ہونے کے وجوہات کے متعلق نہایت کوشش اور سعی سے گورنمنٹ تحقیقات کرے۔ ہندو مسلم اخبارات میں جو حالات شائع ہوئے ہیں۔ ان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آگ یکدم نہایت تیزی اور سرعت کے ساتھ بھڑک اُٹھی۔ اور باوجود بجھانے کی ہر ممکن کوشش کرنے اور اس کے لئے جلد سے جلد پورے اسباب مہیا ہو جانے کے لحہ بہ لحہ بڑھتی گئی۔ آناً فاناً اس نے ایک وسیع رقبہ گھیر لیا۔ اور اس وقت تک قابو میں نہ آسکی۔ جب تک سفر مینا فوج کی پارٹیوں نے ڈائنامیٹ کے ذریعہ مکانات اُڑا کر آتش زدہ حصہ اور محفوظ علاقہ میں بہت بڑا خلا نہ پیدا کر دیا۔

جیسا کہ آریہ اخبار "ملاپ" اور سکھ اخبار "شیر پنجاب" (۱۸ ۔اکتوبر) میں شائع ہوا ہے "۱۷ ۔اکتوبر ساڑھے نو بجے قبل دوپہر ایک شخص سرجن سنگھ کے مکان سے یکدم آگ کے شعلے نمودار ہوئے۔ جنہوں نے آناً فاناً ہی اپنے دائرہ کو وسیع کر کے سابقہ مکان کو لپیٹ لیا"۔

آگ لگنے کا یہ وقت ایسا ہے جبکہ گھر کے لوگ گہری نیند میں سوئے پڑے نہ ہونگے۔ کہ انہیں بہت دیر کے بعد آگ لگنے کا پتہ لگا۔ ایسی حالت میں یکدم ہی آگ کے شعلے بلند ہو کر بے قابو ہو جانا اور آناً فاناً ہی اپنے دائرہ کو وسیع کر کے ساتھ کے مکان کو لپیٹ لینا ظاہر کرتا ہے۔ کہ یکدم آگ کے بھڑک اُٹھنے اور بسرعت تمام پھیل جانے کے نہایت غیر معمولی اسباب ہو سکتے ہیں۔

اس کے بعد آگ نے جو حیرت ناک صورت اختیار کی اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آگ کو بڑھنے اور وسعت اختیار کرنے کیلئے لحہ بہ لحہ ایسے سامان میسر آتے رہے۔ جن کی وجہ سے باوجود ہر قسم کی پوری کوشش اور سرگرمی کے وہ بجائے گھٹنے کے ترقی کرتی رہی۔ اور بالفاظ "ملاپ" "میونسپل فائر بریگیڈ کے تینوں انجن کام کر رہے تھے۔ لیکن پانی تیل کا کام دیتا نظر آتا تھا۔ بجائے رکنے کے آگ لحہ بہ لحہ بڑھتی گئی"۔

اس وقت آگ فرو کرنے کی تمام امکانی تدابیر سے کام لیا گیا۔ خلافت کمیٹی کے والنٹیرز۔ ہندو سیوا سمتی۔ سکھ سیوا سمتی سیوا سمتی نوشہرہ۔ مہابیر دل پشاور چھاؤنی کے ممبر۔ میونسپلٹی کا فائر بریگیڈ کا پورا عملہ۔ سفر مینا کورز۔ آگ بجھانے میں مصروف رہے اور افسران ضلع اعلےٰ سے لے کر ادنےٰ تک موقعہ پر پہنچے جنہوں نے آگ فرو کرنے کی سر توڑ کوشش کی اور خود چیف کمشنر صاحب بہادر کافی عرصہ تک موقعہ پر موجود رہے لیکن باوجود اس کے آگ ۲۰ گھنٹے تک بجھائی نہ جا سکی۔ اور اس طرح سینکڑوں مکانوں بیسیوں دوکانوں اور کروڑہا روپیہ کا نقصان ہو گیا۔ ہزاروں مرد و عورتیں بے خانماں ہو گئے۔ اور ہزارہا نفوس نانِ شبینہ کے محتاج بن گئے۔

جس حصہ شہر میں آگ لگی۔ وہ پشاور میں ہندو آبادی کا مرکز ہے۔ جسقدر مکانات اور طاقت ان کی اس حصہ شہر میں ہے۔ دوسری جگہ نہیں۔ اس وجہ سے اس حصہ میں آگ کا اچانک شعلہ زن ہو کر بڑی تیزی سے پھیل جانا اور نہایت خوفناک صورت اختیار کر لینا کئی قسم کی افواہوں کا باعث بن رہا ہے۔ چنانچہ نامہ نگار "انقلاب" (۱۴ ۔اکتوبر) لکھتا ہے:-

"جب مختلف لوگوں سے میں یہ دریافت کرتا تھا۔ کہ کیا وجہ ہے۔ کہ باوجود اس قدر کوشش کے آگ تیز ہو رہی ہے۔ اور ہزاروں گھر اس سے جلا دئیے ہیں۔ تو تقریباً ہر مسلمان جس سے میں ملا۔ اور ہر وہ جماعت جس میں میں گیا۔ اور ہر وہ مجلس جس میں مجھے بیٹھنے کا موقعہ ملا۔ متفقہ طور پر یہ ظاہر کرتے تھے۔ کہ ہندوؤں نے اپنے گھروں میں پٹرول تیزاب وغیرہ اشیاء جمع کر رکھی تھیں اس خیال سے کہ پشاور اور سرحد میں مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اگر کبھی مقابلہ آپڑا۔ تو پٹرول اور تیزاب سے مسلمان حملہ آوروں کو تنگ کیا جا سکیگا"۔

آتش زدگی کے جو حالات ظاہر ہوئے ہیں۔ ان سے اس قسم کی افواہوں کا پیدا ہونا کوئی بعید از قیاس بات نہیں۔ اور جبکہ ادنےٰ سے اعلےٰ افسران ضلع مقام واردات پر موجود تھے اور خود چیف کمشنر صاحب بھی بہت دیر تک وہاں ٹھہرے رہے تو کسی قسم کے آتش گیر مادہ کی موجودگی اور اس کے ذریعہ آگ کے پھیلنے کی تصدیق بآسانی ہو سکتی ہے۔ بہرحال اس بارے میں گورنمنٹ کو ضرور تحقیقات کرنی چاہیئے۔ اور اگر اس قسم کی باتوں میں کوئی شائبہ صداقت پایا جائے۔ اور وہ پایۂ تصدیق کو پہنچ جائیں۔ تو خواہ ہندوؤں کو کردنی خویش آمدنی پیش کا مصداق سمجھکر ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے لیکن جن غریب مسلمانوں کے مکانات تباہ و برباد ہوئے اور جن کا مال و اسباب نذر آتش ہو گیا۔ ان کو سرکاری طور پر ضرور مدد ملنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ بیچارے گیہوں کے ساتھ گھن بن کر پس گئے ہیں۔ اس وقت تک مسلمانوں کے مکانات کی کم از کم تعداد جو معلوم ہوئی ہے۔ وہ ساٹھ ستر ہے جن میں سے اکثر غریب اور کم مایہ لوگ ہیں۔ اب ان کا یکلخت بے خانماں ہو جانا اور بالکل تہی دست ہو کر غیروں کا محتاج بن جانا۔ کوئی معمولی مصیبت نہیں۔ پشاور کے ان مصیبت زدہ مردوں۔ عورتوں اور بچوں کی حالت زار کا تصور کر کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہندو پشاور کے ہندوؤں کی خوب مدد کر رہے ہیں اور ان کی تکلیف کو کم کرنے کے لئے پوری سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ مسلمانوں کو بھی جلد سے جلد اپنے مسلمان بھائیوں۔ بہنوں اور بچوں کی دستگیری کیطرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور ان کیلئے ضروریات زندگی کا انتظام کر کے اسلامی اخوت اور ہمدردی کا ثبوت پیش کرنا چاہیئے۔

"لائٹ" کے علٰے سے ضمانت کیوں نہیں لیجاتی

الفضل کے گذشتہ پرچہ میں اس تفاوت کے متعلق جو ایڈیٹر صاحب اخبار "لائٹ" لاہور اور ایڈیٹر صاحب اخبار ارجن دہلی میں ضمانت کے متعلق روا رکھا گیا ہے۔ ایک نوٹ لکھا جا چکا ہے۔ لیکن چونکہ یہ معاملہ اپنی اہمیت کے لحاظ سے اس قابل ہے کہ گورنمنٹ جلد سے جلد اس طرف متوجہ ہو۔ اس لئے ہم پھر اس کے متعلق لکھنا ضروری سمجھتے ہیں۔

ایک ہی دفعہ یعنی ۱۵۳۔ الف کے ماتحت یہ دو مقدمے چل رہے ہیں۔ ایک دہلی میں اور ایک لاہور میں۔ دہلی کے مقدمہ میں سوامی شردھانند صاحب کے بیٹے پروفیسر اندر ایڈیٹر ارجن ماخوذ ہیں۔ اور لاہور کے مقدمہ میں مولوی محمد یعقوب خانصاحب ایڈیٹر لائٹ ماخوذ ہیں۔ پروفیسر اندر صاحب کو اسی دفعہ کے ماتحت ضمانت پر مجسٹریٹ نے رہا کر دیا ہے۔ لیکن مولوی محمد یعقوب صاحب کو لاہور کے مجسٹریٹ نے رہا نہیں کیا۔ ہماری یہ رائے ہے۔ کہ ایسے مقدمات میں ضرور ملزم کو ضمانت پر رہا کرنا چاہیئے۔ سوائے اس صورت کے کہ ملزم کوئی ایسا بے حقیقت آدمی ہو۔ کہ اس سے یہ خطرہ ہو سکتا ہو۔ کہ وہ غائب ہو جائیگا۔ اس جرم کی سزا ایسی سخت نہیں ہے۔ کہ کوئی باحیثیت آدمی اس سے بچنے کے لئے ہمیشہ کے لئے اپنے وطن کو چھوڑ جائے۔ یا عمر بھر کیلئے پوشیدہ ہو جائے۔ پس یہ بالکل خلاف عقل ہے۔ کہ ایک ملزم کو جسکا جرم ابھی ثابت نہیں ہوا۔ ایک لمبے عرصہ کیلئے حوالات میں رکھکر بلاوجہ تکلیف دی جائے۔ اس اصل کے ماتحت ہم دہلی کے مجسٹریٹ کے رویہ سے بالکل اتفاق رکھتے ہیں۔ لیکن حیران ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ لاہور کے مجسٹریٹ نے کیوں لائیٹ کے عملہ سے وہی سلوک نہیں کیا۔ مولوی محمد یعقوب صاحب اپنی علمی لیاقت اور عزت کے لحاظ سے پروفیسر اندر کی نسبت کم نہیں۔ بلکہ ہمارے نزدیک بہت زیادہ ہیں۔ اور کوئی عقلمند انسان یہ خیال نہیں کرسکتا۔ کہ وہ اس مقدمہ کی وجہ سے اپنی ساری زندگی کو تباہ کرکے ہندوستان سے بھاگ جائیں گے۔ پس ہم گورنمنٹ سے بزور اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ پبلک پراسیکیوٹر کو ہدایت کرے کہ وہ ان کی اور باقی عملہ کی رہائی پر اپنے اعتراض کو واپس لے۔ اور ہندو۔ مسلمان سے یکساں سلوک کرکے انصاف کا ثبوت دے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ سلسلہ کے ناظر صاحب امور خارجیہ کیطرف سے گورنمنٹ کو چٹھی کے ذریعہ سے بھی اس امر کیطرف توجہ دلائی گئی ہے *

فسادات کا ذمہ وار کون ہے

یوں تو آریہ جرائد ہمیشہ ہی اشتعال انگیز اور امن سوز مضامین لکھتے رہتے ہیں۔ مگر راجپال اور خدابخش کی لڑائی کے بعد انہوں نے شرآمیز اور تہذیب سے گرے ہوئے مضامین کا ایک سلسلہ شروع کردیا ہے۔ اور مسلمانوں کے خلاف اس کو ایک باقاعدہ پروپیگنڈا کا ذریعہ بنارہے ہیں۔ اس ایجی ٹیشن کا قبیح اور شرمناک پہلو یہ ہے۔ کہ اپنی اشتعال انگیزیوں کو فراموش کرتے ہوئے اس کی ذمہ واری دوسروں پر ڈال رہے ہیں۔ چنانچہ ایک لالہ صاحب اخبار تیج (۲۰ ستمبر) میں لکھتے ہیں "احمدیہ فرقہ کے لیڈر کا پروپاگنڈا ان افعال کی تہ میں کام کر رہا ہے۔ یہ دیکھکر حیران ہوں۔ کہ احمدیوں کے اس سرغنہ کو "ہز ہولی نس" کے لقب سے ملقب کئے جانے کو لوگ کس طرح برداشت کر رہے ہیں"

حضرت امام جماعت احمدیہ ایسے جلیل القدر اور عدم تشدد کے زبردست حامی کے متعلق ایسے دلآزار اور لغو الفاظ استعمال کرنا آریوں ایسی فتنہ انگیز قوم کا ہی کام ہوسکتا ہے۔ ایسے نازک وقت میں۔ جبکہ آریہ سماجی اپنی نازیبا اور خلاف امن حرکات سے مسلمانوں کو مشتعل کر رہے تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے جسطرح مسلمانوں کو صبر اور ضبط و تحمل کی تلقین کرکے آریوں کو اپنی شرارتوں کا خمیازہ بھگتنے سے بچائے رکھا شرافت اور نجابت کا تقاضا تھا۔ کہ یہ قوم آپکی ممنون ہوتی مگر افسوس ہے۔ اس نے اس کو فراموش کرکے الٹا اشتعال انگیزی کا الزام آپ کی ذات والاصفات پر لگادیا۔ کیا آریہ سماج ہمیں بتاسکتی ہے۔ کہ حضور کا کونسا "پروپاگنڈا ان افعال کی تہ میں کام کر رہا ہے" کیا ستیارتھ پرکاش "رنگیلہ رسول" "بلیدان جتر اولی" اور دیگر ایسی ہی امن سوز کتابوں کے ذریعہ یہ پروپاگنڈا کیا جارہا ہے۔

رہا حضرت امام جماعت احمدیہ کے لقب ہز ہولی نس کی برداشت کا معاملہ۔ سو اس کے متعلق لالہ صاحب سے گذارش ہے۔ کہ آپ بیشک اس کو برداشت نہ کریں۔ آپ ایسے پاکیزہ الفاظ کی برداشت کیلئے مکلف بھی نہیں ہیں۔ اور ہو بھی کیسے سکتے ہیں۔ جبکہ یوم پیدائش سے لیکر آج تک ایسے خوشگوار اور ملائم الفاظ سے نا آشنا رہنے کی وجہ سے آپ کے کان اس کے متحمل ہی نہیں ہوسکتے *

پانچ لاکھ مسلمانوں کیطرف سے محضرنامہ تیار ہوگیا

بہت خوشی کی بات ہے۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے مسلمانان پنجاب کیطرف سے گورنمنٹ کو جو محضرنامہ ارسال کرنا تجویز فرمایا تھا۔ وہ حسب تجویز پانچ لاکھ مسلمانوں کے دستخطوں سے مکمل ہوگیا ہے۔

جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ مسلمانوں کی طرف سے اپنے حقوق کے مطالبہ کے لئے ایسی منظم کوشش آج تک کبھی نہیں ہوئی۔ اور نہ اسقدر تعداد میں مسلمانوں نے کبھی کسی معاملہ میں بذات خود شرکت اختیار کی ہے۔ یہ اپنے رنگ کی پہلی سعی ہے۔ خدا تعالیٰ اسے بارآور کرے *

چونکہ اس قسم کی یہ پہلی کوشش تھی۔ اور اس میں بہت سی مشکلات حائل تھیں۔ اس وجہ سے بہت سے کارکنوں اور ایک کافی عرصہ کی ضرورت تھی۔ تاکہ پنجاب کے طول و عرض کے مسلمانوں کے ذہن نشین نہ صرف ان مطالبات کی اہمیت کی جاتی۔ بلکہ ان سے دستخط بھی لئے جاتے۔ یا انگوٹھے لگوائے جاتے مگر ایسے آدمیوں کی بہت کمی رہی۔ اس لئے مقررہ میعاد میں کسی قدر اضافہ کرنا پڑا۔ تاہم صیغہ ترقی اسلام قابل مبارکباد ہے۔ جس نے اتنی مشکلات کے باوجود اتنا بڑا کام ایک قلیل عرصہ میں سرانجام دیا۔ اور ہر ضلع کے مسلمانوں کی خاصی تعداد کو محضرنامہ میں شریک کرلیا۔ اس کام میں جن اصحاب نے سرگرمی سے کام لیا۔ ان کی تعریف کرنا بھی ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں اس خدمت کا نیک بدلہ دے *

کثرت و قلت کا سوال

ہمارے دیرینہ مہربان غیر مبایعین کے اخبار "پیغام صلح" نے حال ہی میں ایک چبھتا ہوا نوٹ لکھکر یہ طعنہ دیا تھا۔ کہ "انہوں (جماعت احمدیہ) نے ایک محضرنامہ گورنمنٹ کی خدمت میں بھیجنا ہے۔ جس پر کم از کم پانچ لاکھ مسلمانوں کے دستخط ہونے چاہئیں۔ اگر ان کی اپنی ہی جماعت کی تعداد دس لاکھ ہوتی۔ تو بار بار میعاد بڑھاکر پانچ لاکھ دستخط پورے کرنے میں انہیں دقت پیش نہ آتی۔ جو ۱۹ ستمبر تک ۳۷۷۳۹۹ تک منتقل ہو پہنچی ہے۔ جس میں یقیناً علاوہ دوسرے مسلمانوں کے ان کی اپنی ساری جماعت شامل ہوگی۔ یہ ہے کثرت جماعت کا حال۔ جس پر اتنا فخر اور غرور کیا جارہا ہے"*

(پیغام صلح ۱۲۔ اکتوبر)

وہ لوگ جنہوں نے ۹۹ فیصدی جماعت اپنے ساتھ ہونے کا ابتدا میں دعوٰے کیا تھا۔ اُن کا اب یہ کہنا۔ کہ "قلت ہمارے لئے قابل فخر ہے نہ باعث مذمت" ثبوت ہے اس بات کا۔ کہ وہ اپنے آپ کو جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں اب قلیل سمجھتے ہیں۔ رہی یہ بات کہ "انہیں معلوم نہیں۔ کہ قادیانیوں کی اصل تعداد کس قدر ہے" اس کے لئے جو طریق اختیار کیا گیا ہے۔ وہ قطعاً معقولیت کے قریب نہیں ہے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کی جو تعداد بتائی جاتی ہے۔ وہ صرف پنجاب کی نہیں۔ بلکہ ساری دنیا کی ہے۔ اور اس میں عورتیں بچے سب شامل ہیں۔ مگر محضرنامہ صرف پنجاب اور سرحدی اضلاع کے بالغ آدمیوں کیطرف سے تیار کیا گیا ہے۔ نہ کہ تمام دنیا کے مسلمان مردوں۔ عورتوں۔ اور بچوں کیطرف سے۔ کہ مطلوبہ تعداد ہر علاقہ اور ہر ملک کے احمدیوں سے پوری کرلی جاتی۔ اگر پیغام صلح کے نزدیک تعداد معلوم کرنیکا یہی طریق ہے۔ تو لائٹ کے متعلق جو دستخط کرائے جارہے ہیں وہ اپنے ہم عقیدہ ایک لاکھ لوگوں سے ہی کرالیں۔ اور اگر یہ نہیں تو ۲۰ ہزار سے ہی کرالیں۔ تا معلوم ہوسکے۔ کہ اُن کی صحیح تعداد کتنی ہے۔ اور وہ یہ کہکر کہ "اُن کی انجمن کا سالانہ بجٹ آمد و خرچ جماعت لاہور کے قریباً برابر ہے" جماعت احمدیہ سے مساوی ہونے کا دعوٰی کرنے میں کہاں تک حق بجانب ہیں *

پردہ کی اہمیت

پچھلے دنوں ولایتی اخبارات میں ایک شخص نے مغربی عورتوں کی بے پردگی پر بطور پروٹسٹ اس امر کا اعلان کیا تھا۔ کہ اگر عورتوں نے اپنے لباس کو ایک انچ اور کم دیا۔ تو میں کسی جنگل میں جاکر اپنی بقیہ عمر گوشہ نشینی میں گزار دونگا۔ اب ڈیلی ایکسپریس نے لکھا ہے۔ کہ وینس شہر میں ایک عورت میڈم ٹینیا پاگ ڈرٹ نے اس وجہ سے خودکشی کرنیکی کوشش کی کہ اُسکا حسن عالم سوز اس کے لئے وبال جان ہوگیا تھا۔ اور وہ جب باہر نکلتی تھی۔ تو اسکے چاہنے والوں کی ایک بھاری تعداد اسکے پیچھے ہولیتی تھی خود ہندوستان میں ایسے واقعات ہوتے ہیں مگر چونکہ ایسے واقعات عام طور پر اخبارات میں شائع نہیں ہوتے اسلئے نہیں کہا جاسکتا۔ کہ دنیا میں پردہ کے متعلق اسلامی حکم کی خلاف ورزی کے باعث اندر ہی اندر کتنے انسانوں کے دل گھائل اور ستم رسیدہ ہیں۔ اگر میڈم مذکورہ اسلامی حکم پر عمل کرتی تو یقیناً اسکا حسن اسکیلئے اس درجہ تکلیف دہ نہ ہوتا۔ کہ وہ اپنی جان پر کھیلتی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک جلیل القدر صحابی کی وفات

یعنی

حضرت منشی عبداللہ صاحب سنوری کا وصال

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

شبیہ جناب مولوی عبداللہ صاحب سنوری مرحوم مع اعجاز نما کرتہ

اس جگہ جناب مولوی عبداللہ صاحب کی تصویر بنوائی گئی تھی۔ جو چھپ نہیں سکی ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گذشتہ سے پیوستہ

آخری ایام

حضرت خلیفۃ المسیح ۱۳ راگست ۱۹۲۷ء کو شملہ تشریف لے گئے۔ اس وقت کسی کو یہ وہم بھی نہ تھا کہ حضرت منشی صاحب کی وفات کا زمانہ قریب آگیا ہے۔ اس لئے کہ ان کے قویٰ باوجود اس پیرانہ سالی کے نہایت عمدہ اور مضبوط تھے۔ اگرچہ کچھ عرصہ سے ان کے سر میں رعشہ پیدا ہو گیا تھا۔ مگر عام طور پر ان کی صحت بہت اچھی تھی۔ دو تین مرتبہ ان پر بعض امراض کے خطرناک حملے ہوئے تھے۔ اور ایسا سمجھا جاتا تھا۔ کہ شاید وہ آخری حملہ ہو۔ مگر خدا تعالیٰ نے ان کو اس وقت بچا لیا۔ اور اب کسی قسم کی شکایت ان کو نہ تھی۔ مگر آخر ستمبر میں یکایک فجر کی نماز کی سنتیں پڑھ چکے تھے۔ کہ فالج کا حملہ دائیں طرف ہوا۔ اور اس نے بے حس کر دیا۔ حملہ اگرچہ سخت تھا۔ مگر خدا کے فضل و کرم سے ان کے حواس درست رہے۔ لیکن بولنے کی سکت نہ رہی۔ اور کھانے پینے سے بھی معذور ہو گئے۔ دوسرے جوانح میں بھی دقت واقع ہوئی۔ ہر قسم کی طبی امداد مہیا کی گئی۔ لیکن یہ حملہ ایسا نہ تھا کہ اس سے جانبر ہو سکتے۔ رفتہ رفتہ قوت سلب ہوتی رہی مگر چہرہ پر مسرت اور اطمینان کے آثار ہر وقت نمایاں تھے اور جب بھی کوئی شخص عیادت کے لئے جاتا۔ اس کی طرف خندہ پیشانی کے ساتھ ہاتھ بڑھا دیتے۔ اور اس کی باتوں کو سنتے اور کبھی کبھی سر ہلا کر یا آنکھ کے اشارہ سے اس کا جواب بھی دیتے کسی قسم کی گھبراہٹ اور بے چینی قطعاً نہ تھی۔ ہر ایک دیکھنے والا یہ سمجھ سکتا تھا کہ وہ زندہ ہی جنت میں ہیں۔ ان کے چہرہ سے لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ کے نشانات نمایاں تھے۔ خاکسار عرفانی سے انکو محض للہ محبت تھی۔ میں عیادت کے لئے گیا۔ تو باغ باغ ہو گئے۔ میں نے کہا۔ مومن کو موت کا اور کسی قسم کا غم نہیں ہوتا۔ آپ کے لئے موت تو ایک جسر (پل) ہے۔ جو یار را بیار میرساند کی مصداق ہے۔ لیکن آپ کا وجود ہمارے لئے ایک نعمت اور برکت ہے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ دیر تک ہمارے درمیان رکھے۔

میرے اس کہنے پر متبسم ہوئے۔ پھر میں نے کہا۔ کہ آپ خدا کے پیارے کے پیارے ہیں۔ اور جب انسان بیمار ہوتا ہی تو وہ اقرب الی اللہ ہوتا ہے۔ اور پورے طور پر دعا ایسی حالت میں دعا قبول ہوتی ہے۔ آپ میرے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہو جائے۔ اور خاتمہ بالخیر ہو۔ متبسم ہو کر میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور دبایا۔ اور میں نے یقین کیا کہ وہ مگر [illegible] وعدہ فرماتے ہیں۔ غرض تمام ایام بیماری کی [illegible] شوال و فرماتے ہی انکی بیماری کے آخری ایام میں [illegible] سے قادیان پہونچا۔ ان ایام میں مجھے بخاری کی اس حدیث کا حل معلوم ہوا۔ کہ خدا تعالیٰ کو مومن کی جان نکالنے میں تامل ہوتا ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت منشی صاحب کی وفات میرے خیال کے موافق شاید اس سے پہلے ہی واقعہ ہو جاتی۔ لیکن وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی آمد کے منتظر تھے۔ اور اللہ تعالےٰ نے ان کی عمر کو لمبا کر دیا۔ ۵ر اکتوبر ۱۹۲۷ء سے ان کی بیماری میں کسی قدر اشتداد کا سلسلہ شروع ہوا۔ ۶ر اکتوبر ۱۹۲۷ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ان کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ اور اس کے بعد ان کا وقت قریب ہونے لگا اور حالت میں تغیر شروع ہو گیا۔ آخر ۷ر اکتوبر ۱۹۲۷ء کو بروز جمعہ ۱۱ بجے اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت منشی صاحب نے بعض اوقات بیان کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انکے مستقبل کے متعلق بہت سی باتیں انکو خدا سے خبر پاکر بتادی تھیں۔ اور وہ اسی طرح پوری ہوتی رہیں۔ اور انہیں غالباً اپنی موت کے دن کا بھی پتہ دیا گیا تھا۔ کہ جمعہ کے روز واقع ہو گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے قبل عصر باغ میں بہت بڑی جماعت کے ساتھ آپ کا جنازہ پڑھا اور مقبرہ بہشتی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قریب کے قطعہ میں آپ کو سپرد خاک فرمایا۔ اور اس طرح پر یار بہ یار رسید کا معاملہ ختم ہوا۔

حضرت منشی صاحب کے متعلق بہت کچھ لکھنے کو جی چاہتا ہے۔ اور بہت کچھ لکھا جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ سے ہمیشہ خوش رہے۔ اور آپ نے متعدد مقامات پر ان کی خوبیوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔ میں اس جگہ تبرکاً ازالہ اوہام سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کو نقل کر دیتا ہوں۔ اور اس طرح پر حضرت مسیح موعود کے جلیل القدر اور ممتاز صحابی کے مختصر حالات لکھ کر انکی آخری خدمت سے سبکدوش ہوتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"حبی فی اللہ میاں عبداللہ سنوری یہ جوان صالح اپنی فطرتی مناسبت کی وجہ سے میری طرف کھینچا گیا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ ان وفادار دوستوں میں سے ہے۔ جن پر کوئی ابتلاء جنبش نہیں لا سکتا۔ وہ متفرق وقتوں میں دو دو تین تین ماہ تک بلکہ زیادہ بھی میری صحبت میں رہا اور میں ہمیشہ بنظر امتحان اس کی اندرونی حالت پر نظر ڈالتا رہا ہوں۔ سو میری فراست نے اس کی تہ تک پہنچنے سے جو کچھ معلوم کیا وہ یہ ہے کہ یہ نوجوان درحقیقت اللہ اور رسول کی محبت میں ایک خاص جوش رکھتا ہے۔ اور میرے ساتھ اس کے اس قدر تعلق محبت کے بجز اس بات کے اور کوئی بھی وجہ نہیں۔ جو اس کے دل میں یقین ہو گیا ہے۔ کہ یہ شخص محبان خدا اور رسول میں سے ہے۔ اور اس جوان نے بعض خوارق اور آسمانی نشان جو اس عاجز کو خدا تعالےٰ کی طرف سے ملے بچشم خود دیکھے ہیں جن کی وجہ سے اس کے ایمان کو بہت فائدہ پہنچا۔ الغرض میاں عبداللہ نہایت عمدہ آدمی اور میرے منتخب محبوں میں سے ہے۔ اور باوجود تھوڑے سے گزارہ ملازمت پٹوار کے ہمیشہ حسب مقدرت اپنی خدمت مالی میں بھی حاضر ہے۔ اور اب بھی بارہ روپے سالانہ چندہ کے طور پر مقرر کر دیا ہے۔ بہت بڑا موجب میاں عبداللہ کے زیادت خلوص و محبت و اعتقاد کا یہ ہے کہ وہ اپنا خرچ بھی کر کے ایک عرصہ تک میری صحبت میں آکر رہتا رہا۔ اور کچھ آیات ربانی دیکھتا رہا۔ سو اس تقریب سے روحانی امور میں ترقی پا گیا۔ کیا اچھا ہو کہ میرے دوست مخلص بھی اس عادت کی پیروی کریں" (ازالہ اوہام صفحہ ۷۹۳ سائز ۲۶×۲۰/۱۶)

اگرچہ وہ اب ہمارے درمیان نہیں رہے۔ مگر ان کا ذکر خیر ہمیشہ رہیگا۔ اور اپنی یادگار جو نیک اور سعادتمند اولاد کی صورت میں چھوڑ گئے ہیں گو جن میں سے مولوی عبدالقدیر صاحب بی۔ اے خدمت سلسلہ کے لئے وقف ہیں۔ اور عنقریب ولایت جانے والے ہیں۔ ان کے کارنامے ایک اعمال صالحہ جاریہ کی صورت میں رہیں گے۔ خدا کے فضلوں میں سے یہ بہت بڑا فضل ہے۔ کہ ان کا تمام خاندان نہ صرف احمدی بلکہ نہایت مخلص اور جاں نثار احمدی خاندان ہے۔ اور غوث گڑھ کا سارا گاؤں انہیں کے اخلاقی خوارق کو دیکھ کر احمدی ہوا۔ یہ سب اعمال صالحہ ہمیشہ ان کے مدارج کو بلند کرتے رہینگے۔

آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنی رضا کے اعلیٰ مقام پر اٹھائے۔ اور رحمت کے فرشتوں کا نزول ان کی تربت پر ہوتا رہے۔

میری سمجھ میں نہیں آتا۔ میں کس کے ساتھ تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کروں۔ احباب میرے ساتھ ہمدردی کا اظہار کریں۔ کہ میں اپنے ایک نہایت ہی مخلص اور پیارے بھائی سے جدا ہو گیا +

(عرفانی)

ویدک دھرم کے متعلق ضروری ٹریکٹ

مہاشہ فضل حسین صاحب نے ویدک دھرم کے متعلق ٹریکٹوں کا ایک بہت مفید سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس وقت تک چھ ٹریکٹ شائع ہو چکے ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ (۱) کیا وید ازلی ہیں (۲) موجودہ وید الہامی نہیں (۳) تردید قدامت وید (۴) ویدک الہام کی حقیقت (۵) ویدوں کی بے اعتباری (۶) وید رشیوں کی تصنیف ہیں۔ احباب ۳ سینکڑہ کے حساب سے تقسیم کرنے کیلئے منگا سکتے ہیں۔ آجکل امید ہے لوگ انہیں نہایت دلچسپی سے پڑھینگے + ملنے کا پتہ۔ بکڈپو تالیف واشاعت قادیان

اسلامی عقائد کی صداقت
نمبر ۱

اخبار "تیج" دہلی کے سنڈے ایڈیشن (۲۶ر ستمبر ۲۷ء) اکتوبر میں مہاشہ پریم چند صاحب کی طرف سے بعنوان "اسلامی عقائد و احکام پر سرسری نظر" ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے غلامی۔ کثرت ازدواج۔ پردہ اور سود کے متعلق علی الترتیب اظہار خیال فرمایا ہے۔ اس بیان کو محض شنیدہ خیالات اور غلط تحقیقات پر مبنی قرار دینے کے لئے آپ کا یہ فقرہ کافی گواہ ہے۔ کہ

"میں نے جن عقائد و احکام کی نسبت کچھ لکھا ہے۔ سب کے سب اسلام کے بنیادی اور مسلمہ عقائد و احکام ہیں"

حالانکہ فی الواقعہ ان چاروں میں سے کوئی ایک مسئلہ بھی اسلام کا "بنیادی عقیدہ" نہیں۔

سرسری جواب

آپ کی "سرسری نظر" کی تگ و دو محمود غزنوی اور بعض دیگر شاہان اسلام ترکی و مصر کے مسلمانوں اور خواجہ حسن نظامی صاحب وغیرہ کے قول و عمل تک ہے۔ اور آپ کثرت ازدواج اور پردہ وغیرہ کے متعلق بار بار لوگوں کے طرز عمل کو پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ آپ ابتدائے مضمون میں اس نوعیت کے اعتراضات کا خود جواب دے چکے ہیں۔ آپ نے لکھا ہے:۔

"اگر کسی وجہ سے بعض ہندوؤں نے چند ایسی رسمیں یا قواعد وضع کر لئے جو نامناسب ہیں۔ تو اس کا الزام ہندوؤں پر لگانا حماقت ہے۔ کسی مذہب کے پیرو اگر اپنے مذہبی احکام کے خلاف کوئی کام کر بیٹھیں۔ تو مذہب اس کا ذمہ دار نہیں" (تیج ۲۶ر ستمبر)

اگر یہ قاعدہ درست ہے۔ تو کیا آپ کا سارا مضمون خود بخود باطل نہیں ہو جاتا۔ کیونکہ اس میں آپنے یہی رونا رویا ہے۔ کہ مسلمان اسلامی احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اسلام کچھ کہتا ہے۔ اور مسلمان کچھ کرتے ہیں۔ مذہب کے اس طرز اعتراض کو "حماقت" تو نہیں البتہ تعصب اور بے انصافی ضرور کہونگا۔ قرآن پاک دنیا میں موجود ہے صحاح موجود ہیں۔ صحیح اسلامی تاریخ موجود ہے۔ ان کی روشنی میں ان مسائل کی تحقیق کریں۔ آپ اسلامی احکام کی حکمت۔ ان کے مفید و مضر ہونے پر شوق سے بحث کریں مگر وہ طریق اختیار نہ کریں جو اپنے لئے پسند نہیں کرتے۔ ع۔ ہرچہ بر خود نپسندی بر دیگراں مپسند

یاد رہے۔ کہ اعتراض دو طور سے ہوتے ہیں۔ ایک، تو غلط بات پر اعتراض کئے جاتے ہیں۔ دوسرے کسی صحیح بات کو غلط لباس پہنا کر اُسے نشانہ اعتراض بنایا جاتا ہے۔ پہلا طریق بلاشبہ مفید اور ضروری ہے۔ مگر دوسرا طریق جس طرح بے ثمر بلکہ نقصان رساں ہے۔ اسی طرح معترض کی بے مائگی اور بے علمی پر دلیل ہوتا ہے۔ مہاشہ صاحب کے اعتراضات از قسم ثانی ہیں اور حقیقتاً وہ ان کے دماغی نقصور پر اعتراض ہیں۔ نہ کہ اسلام کی حقیقی تعلیم پر*

غلامی اور اسلام

مذہبی میدان میں اسلام سب سے پہلا مذہب ہے۔ جس نے غلامی، اچھوت پن کے خلاف آواز بلند کی۔ اور براہمن و شودر۔ گورے و کالے کے امتیازات کو یکسر مٹا دیا۔ اور فرمایا۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم خدا کے قانون میں نیکو کار پارسا اور باعمل شخص ہی سب سے مکرم ہے۔ اسلام کے ظہور سے پیشتر دنیا کا بیشتر حصہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ اسلام نے تمدنی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے تدریجاً غلامی کے مٹانے کیلئے بنیاد قائم کی۔ مگر غضب ہے۔ کہ پھر بھی اسلام کو بدنام کیا جاتا ہے۔ مہاشہ صاحب لکھتے ہیں :-

"اسلامی تعلیمات کی رو سے انسانوں کے ایک گروہ سے اچھوتوں سے کہیں زیادہ ناواجب سلوک جائز رکھا گیا ہے۔ یہ بدنصیب گروہ لونڈی غلاموں کا ہے"

یہ بیان سراسر غلط اور مہاشہ صاحب کی عدم واقفیت کی دلیل ہے۔ اگر اور زیادہ نہیں۔ تو آپنے بخاری شریف کی یہ حدیث ہی مطالعہ کی ہوتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "ان اخوانکم خولکم جعلھم اللہ تحت ایدیکم فمن کان اخوہ تحت یدہٖ فلیطعمہ مما یأکل ولیلبسہ مما یلبس (الحدیث)

کہ یہ غلام تمہارے بھائی ہیں۔ جو تمہارے ماتحت کر دئے گئے ہیں جس کے پاس غلام ہو۔ وہ اُسے وہی کھلائے۔ جو خود کھاتا ہے۔ اور وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے" حضور علیہ السلام کو تو غلاموں سے حسن سلوک کا اس قدر خیال تھا۔ کہ آخری حج کے موقعہ پر جو خطبہ آپ نے ارشاد فرمایا اس میں نہایت زور سے تاکید کی کہ "دیکھو عورتوں کے ساتھ کبھی بدسلوکی نہ کرنا اُن سے ہمیشہ مہربانی سے پیش آنا۔ غلاموں کو وہ آسائش دینا جو تم اپنے آپ کو دیتے ہو۔ اگر ان سے کوئی خطا ہو جائے تو درگذر کرنا" (سوانح عمری محمدؐ صاحب مؤلفہ پر کاش دیوجی) سبحان اللہ کیا شفقت علی خلق اللہ کا کامل نمونہ ہے۔ اللھم صلی علیہ وآلہٖ۔

کیا بانی اسلام کے اس صریح حکم کے ہوتے ہوئے مہاشہ صاحب کی تحریر "چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد" والی بات نہیں۔ میں اس وقت زیادہ تفصیل میں نہ پڑتا ہوا یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اسلام نے کن لوگوں کو غلام بنایا؟ اور کیوں؟ اور کیا پھر اسلام نے ان کی غلامی کو پائیدار بنانے کی کوشش کی ہے۔ یا ایک وقتی سزا کے بعد آزادی کی راہیں کھولدی ہیں۔ سب سے پہلے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ کسی کو یونہی پکڑ کر خرید فروخت کے ذریعہ غلام بنانا اسلام میں لعنت کا موجب ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلعم فرماتے ہیں :-

"قال اللہ ثلاثۃ انا خصمھم یوم القیامۃ رجل اعطی بی ثم غدر ورجل باع حرا فاکل ثمنہ"

کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میں اس شخص سے جھگڑنے والا ہوں جس نے کسی آزاد کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی۔

اسلام میں ہر انسان آزاد قرار دیا گیا ہے۔ حریت اس کا پیدائشی حق ہے۔ اور یہ حق کبھی چھینا نہیں جاتا۔ تاوقتیکہ خود وہ انسان کسی ایسے جرم کا مرتکب نہ ہو۔ جس کی سزا میں اس کی آزادی کو سلب کرنا ضروری ہو۔ اللہ تعالےٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے :-

ما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض (توبہ ع)

فاذا لقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب حتی اذا اثخنتموھم فشدوا الوثاق فاما منا بعد واما فداء حتی تضع الحرب اوزارھا (محمدؐ ع ۱)

کہ خونریز جنگ ہوئے بغیر نبی بھی کسی کو قید نہیں کر سکتا۔ اے مسلمانو! جب تمہاری کفار سے مڈھ بھیڑ ہو جائے۔ تو خوب مقابلہ کرو اور اسی دوران میں دشمنوں کو زخمی کرنے کے علاوہ ان کی مشکیں باندھ لو۔ اور اس طرح سے ان کو قیدی بنانے کی اجازت صرف اس وقت تک ہے۔ کہ لڑائی بند نہ ہو جائے۔ اور بعد ازیں ان قیدیوں کو بطور احسان بھی چھوڑ سکتے ہو۔ اور مصلحت کے مطابق اُن سے تاوانِ جنگ بھی وصول کر سکتے ہو۔

ان آیات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اسلام میں "قیدی" وہی لوگ بنائے جا سکتے ہیں۔ جو مسلح ہو مسلمانوں سے برسر پیکار ہوں اور وہ بھی اسی وقت تک کہ میدانِ کارزار گرم ہو۔ بعد ازاں کسی کو غلام یا لونڈی بنانا جائز نہیں۔ اور پھر ان سرکش۔ سفاک اور ظالموں کو جب قید کر لیا جائے تو فرمایا :-

فاما منا بعد واما فداء۔ کہ بہرحال ان کو چھوڑ دینا ہے۔ خواہ بلامعاوضہ خواہ بدلہ لیکر۔ گویا اسلام صرف ان لوگوں کو غلام بنانے کی اجازت دیتا ہے۔ جو ابتداءً جنگ کریں اور جنگ کرتے ہوئے پکڑے جائیں۔ اور وہ احسان کے مستحق نہ ہوں۔ خود فدیہ ادا نہ کر سکیں۔ اور یہ سیدھی بات ہے۔ کہ جب دشمن جن مسلم مردوں۔ عورتوں کو قید کرتے ہیں۔ ان کو غلام اور لونڈی بناتے ہیں۔ تو مسلمان ان قیدیوں سے وہی سلوک کرنے میں کیوں حق بجانب نہیں؟

اندریں حالات بھی ان کی آزادی کو ہمیشہ کے لئے نہیں چھینا بلکہ ان غلاموں کو واضح الفاظ میں یہ حق دیتا ہے۔ کہ وُہ جب چاہیں آزاد ہو سکتے ہیں۔ فرمایا :- والذین یبتغون الکتاب مما ملکت ایمانکم فکاتبوھم ان علمتم فیھم خیرا واتوھم من مال اللہ الذی اٰتاکم (نور ع) کہ تمہارے غلاموں میں سے جو بھی اپنا تاوان ادا کرکے آزاد ہونا چاہے اسے آزاد کر دو۔ ہاں یہ مدنظر رہے۔ کہ ان میں کاروبار کی صلاحیت ہو۔ اور اس صورت میں تمہیں چاہیئے۔ کہ اپنے مال میں سے کچھ ان کو بھی دو۔ اگر کوئی غلام تاوان ادا کرنے کے قابل نہ ہو۔ تو ان کے متعلق باریتعالےٰ نے مسلمانوں کو یہ ترغیب دی ہے۔ کہ ان کو آزاد کرایا جائے۔ فرمایا :- وما ادرٰک ما العقبۃ فک رقبۃ الآیۃ۔ کہ غلاموں کو آزاد کرانا بہت بڑا کار ثواب ہے۔ پھر اسی پر بس نہیں کی بلکہ صدقات کیلئے جو خرچ کے مقام بتائے ہیں۔ ان میں کارکنانِ بیت المال پر "وفی الرقاب" (توبہ ع) کہکر غلاموں کی آزادی کو فرض قرار دیا ہے یعنی قومی روپیہ کا ایک مصرف غلاموں کو آزاد کرانا بھی ہے۔

ظاہر ہے۔ کہ یہ تمام صورتیں کس قدر نتیجہ خیز ہیں۔ بہت سے قیدی بطور احسان آزاد کر دئے جاتے تھے۔ بہت سے اپنا فدیہ ادا کرکے رستگاری حاصل کر لیتے تھے۔ بہت سے قیدیوں کو امراء اور دولتمند آزاد کرا دیتے تھے۔ حضرت عائشہ رضؓ نے بہت سے غلام اسی طرح آزاد کرائے اور کئی غلاموں کی آزادی بیت المال کے ذریعہ ہو جاتی تھی۔ لیکن اسلام نے پھر بھی ان صورتوں پر ہی اکتفا نہیں کی۔ بلکہ بہت سے جرائم کی سزا ہی غلاموں کا آزاد کرانا مقرر فرمائی۔ مثلاً ظہار کرنیوالے کیمتعلق فرمایا :- فتحریر رقبۃ من قبل ان یتماسا" (المجادلہ ع) کہ غلام کو آزاد کرائے ایسا ہی قتل خطا کے مرتکب پر ضروری ہے۔ کہ وہ غلام آزاد کرائے۔ (نساء ع) نیز قسم توڑنے والے کی سزاؤں میں بھی "او تحریر رقبۃ (المائدہ ع ۱۲) کہ یا غلام آزاد کرے" مقرر فرمایا ہے۔

ان تمام آیات سے آفتاب نیمروز کیطرح ظاہر ہے۔ کہ اسلام غلامی کا نہیں بلکہ غلاموں کا حامی ہے۔ اور اس نے ان کی آزادی کیلئے تمدنی قیود کو قائم رکھتے ہوئے مقدور بھر کوشش کی ہے۔ ان واضح احکام کے ہوتے ہوئے اگر مہاشہ پریم چند لکھیں کہ

"اسلامی احکام کے بموجب مفتوحہ ممالک کے باشندے مرد عورتیں پکڑی جا سکتی ہیں۔ ان کو بازاروں میں بھیڑ بکری کیطرح فروخت کیا جا سکتا ہے" تو ہم کو ان کے متعلق کیا سمجھنا چاہیئے؟ دھوکہ خوردہ یا دھوکہ دہندہ؟ مہاشہ صاحب کیا آپ وہ "اسلامی احکام" پیش کر سکتے ہیں۔ جن کی بناء پر آپنے ایسا لکھا ہے؟

ہاں اگر یہ سوال ہو۔ کہ کیا مسلمان فی الواقعہ غلاموں کو آزاد کیا کرتے تھے؟ اور جو اُن کے قیدی ہوتے تھے۔ ان سے حسن سلوک کیا کرتے تھے؟ تو اس کیلئے مختصر طور پر شردھے پرکاش دیوجی کی مصنفہ تاریخ سے دو اقتباس درج کرتا ہوں۔ بنو ہوازن کے چھ ہزار جنگی مرد و عورت قید کر لئے جاتے ہیں۔ ان کے ورثاء ان کو آزاد کرانے کی درخواست کرتے ہیں۔ اس کے متعلق لکھا ہے۔

"ان کی درخواست سُن کر محمدؐ صاحب نے کہا۔ کہ میں تو اپنا اور اپنے قبیلے کا حصہ چھوڑتا ہوں۔ اور جسقدر لوگ میرے پاس گرفتار ہو کر بطور غلام آئے ہیں۔ سب کو بغیر کسی بدلہ کے آزاد کرتا ہوں۔ چنانچہ یہ کہکر آپ نے سب کو بلاکر ہمیشہ کے لئے آزاد کر دیا۔ یہ نیکی اور کشادہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلی کی منشاء ایسی نہ تھی۔ کہ لوگوں پر بے اثر کئے رہتی۔ ایسی وقت سب خادمانِ بارگاہِ نبوت نے اس نیک اور عالی ہمتی کی تقلید کی۔ اور چند منٹوں میں چھ ہزار آدمی غیر مسلم مرد اور عورتیں غلامی سے آزاد کئے گئے۔ اور کسی نے یہ وہم تک بھی نہیں کیا۔ کہ یہ مسلمان نہیں۔ ہم اُن پر کیوں ایسی مہربانی کریں۔ یہ رحم اور خیرات کا کام تھا۔ اور اسلام ایسی خیرات میں کوئی تمیز مسلم و غیر مسلم کی نسبت نہیں کرتا" صفحہ ۱۳۰

حسن سلوک کی نوعیت سمجھنے کے لئے ایک شخص کی آپ بیتی پڑھ لیجئے۔ لکھا ہے:-

"جب ان قیدیوں میں سے سب سے پہلا قیدی رہائی پاکر مکہ میں آیا۔ تو اہل اسلام کی نسبت اس نے اپنی یہ رائے ظاہر کی کہ خدا ان کا بھلا کرے۔ وہ ہم کو سواری دیتے تھے۔ اور خود پیادہ پا چلتے تھے۔ وہ ہم کو گیہوں کی روٹی کھانے کو دیتے تھے اور آپ کھجوریں کھا کر گذارہ کرتے تھے" صفحہ ۱۴۶

کیا اس اقتباس کو پڑھ کر بھی مہاشہ پریم چند نادم نہ ہونگے؟

(خاکسار ابو العطاء اللہ دتا جالندھری۔ قادیان دارالامان)

ابھی وقت ہے

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ انسان جب کوئی غلطی کرے اس کا خمیازہ اُسے بھگتنا پڑتا ہے۔ بھول کر اپنے پاؤں پر کلہاڑا مارنے والا زخمی ہے۔ غلطی سے زہر پینے والا اُس کے اثر سے بچ نہیں سکتا۔ سانپ کو چھیڑنے والا اُس کے کاٹنے سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ یہاں تک کہ حکم خداوندی کو بھول کر اور نیکی کی نیت سے شجرہ کے قریب جانے والے کو جنت سے نکلنا پڑا۔ مظلوم کی مدد کرتے ہوئے بے احتیاطی سے ظالم کو مکا مار کر ہلاک کرنے والے کو اپنا وطن مالوف چھوڑنا پڑا۔ احد پہاڑ سے اُتر آنے والوں کی غلطی سے خدا کے سب سے پیارے رسول محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تکلیف و مشکل کا سامنا ہوا۔ اہل اسلام نے جب اپنے رسولؐ اور اپنے مذہب کی عزت کو نظر انداز کر کے خدا تعالےٰ کے احکام کی نافرمانی کی۔ تو اُن پر رسوائی اور ذلت ڈالی گئی۔

مسلمانوں نے آنحضرت صلعم کی محبت کو دلوں سے نکال دیا۔ اور آپ کی ذات بابرکات پر دشمنوں کے حملوں کو دیکھ کر خاموش رہتے۔ اپنے باپ۔ دادا کی معمولی توہین سُنکر غیظ و غضب میں بھر گئے۔ لیکن حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی زیادہ سے زیادہ توہین پر بھی انہوں نے غیرت نہ دکھائی۔ بلکہ خود بھی اسلام کی پُر حکمت تعلیم سے منہ پھیر کر ہر ایک برائی میں حصہ لیا۔

نتیجہ کیا ہوا؟ یہی کہ حکومتیں اُن کی تباہ ہوگئیں۔ غیر قوموں کے ظلم و جفا کا نشانہ وہ بنے۔ جیل خانے ان سے بھر گئے۔ جن قوموں کے سردار تھے۔ اُن سے بھی ذلیل تصور کئے گئے۔ بے جا جوش اور ناعاقبت اندیشی ان کا شیوہ ہوگیا۔ حکومتوں کے باغی وہ خیال کئے گئے۔ مال و دولت ان کا جاتا رہا۔ غرضیکہ جو مصیبت اور ذلت انسانی ذہن میں آسکتی ہے۔ اُس نے اُن پر ڈیرے ڈالدیئے ۔۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے اپنے وعدہ :- لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَىٰ قَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ (انفال ۷ع) کے مطابق ان کو تمام نعمتوں سے محروم کر دیا

آہ! مسلمانوں کو اس طرح مبتلائے مصیبت دیکھکر اہل وطن نے بجائے رحم کرنے کے ان کو خوب کچلا۔ اُن کی جائدادوں پر قبضہ کر لیا۔ اُن کو روپیہ قرض دیا اور سُود در سُود لگا کر اپنا غلام بنا لیا۔ اُن کو مفلس اور ذلیل کرنے کے لئے چھوت چھات کا طریقہ اختیار کیا۔

یہ سب کچھ ہوا۔ لیکن قابل غور امر یہ ہے۔ کہ کیا۔ مسلمانوں کے لئے اس پستی اور ذلت سے رہائی پانے کا کوئی طریق بھی ہے یا نہیں۔

اس سوال کے جواب میں اسلام کا قادر خدا تو اپنی پاک کتاب میں فرماتا ہے :- قل یا عبادی الذین اسرفوا علےٰ انفسہم لاتقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا (زمر ۶ع) کہ اے لوگو جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔ کیونکہ وہ سارے کے سارے گناہ بخش دیتا ہے۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ ابو البشر کی طرح حقیقی معنوں میں :- رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ کا ورد کر کے اپنی غلطیوں کا اعتراف کیا جائے۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور سچی توبہ کی جائے۔ اور قرآن کریم اور آنحضرت صلعم کی تعلیم پر عمل کیا جائے۔ اس کی مخلوق کی ہمدردی کیجائے۔ تا خدا تو کی رحمت ہمارے لئے جوش میں آئے اور ہمارے گناہوں کو خس و خاشاک کیطرح جلا کر ہمیں پھر نئی زندگی عطا فرمائے۔ خدا تعالےٰ نے ہماری غفلتوں اور سستیوں کو دیکھکر ہماری بیداری کیلئے خود اپنے ہاتھ سے سامان مہیا کر دیئے ہیں۔ ابھی وقت ہے۔ کہ ہم ان اسباب سے فائدہ اٹھائیں اور عارضی طور پر نہیں۔ بلکہ ہمیشہ کیلئے بیدار ہو جائیں۔ اپنے اعمال کو اپنے اخلاق اور اقوال کو اپنے اطوار اور عادات کو اسلام کے مطابق بنائیں۔ اگر ہم نے اس زریں موقعہ سے فائدہ نہ اُٹھایا۔ اور اسلام کے خلاف غیروں کے حملوں اور کوششوں کو دیکھکر بھی اپنی حالت کو درست نہ کیا۔ تو نتیجہ نہایت خطرناک نکلیگا۔

پس ان نازک دنوں میں جو اسلام کیلئے نہایت خطرناک اور اس امر کا فیصلہ کرنے والے دن ہیں۔ کہ اسلام دنیا میں موجود رہیگا۔ یا مٹ جائے گا۔ ہم مسلمانوں کا فرض ہے کہ اپنے نفوس کی اصلاح کریں۔ خدا تعالےٰ کے حضور جھک جائیں اپنی خطاؤں کی معافی مانگیں۔ اور غیروں پر اسلام کی خوبیاں واضح کر کے اُن کی نجات کا موجب ہوں۔ اپنی کوششوں کو صحیح طور پر ایسے راہبر کی راہ نمائی میں صرف کریں جو خدا تعالیٰ کیطرف سے تائید یافتہ ہونے کی وجہ سے صائب رائے رکھتا ہو تا ہماری کوششیں ضائع نہ جائیں۔ اور اسلام کی ترقی کے لئے خوش کن نتائج پیدا کریں۔

(خاکسار محمد یار مولوی فاضل از قادیان)

تعزیت

۲۰ اکتوبر ۱۹۲۷ء کو بعد از نماز مغرب احمدیہ ہوسٹل لاہور میں زیر اہتمام "احمدیہ انٹر کالیجیٹ ایسوسی ایشن" ایک خاص جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قرار دادیں چودھری نصیر احمد صاحب نے پیش کیں۔ جو بالاتفاق رائے پاس ہوئیں۔

(۱) ہم ممبران "احمدیہ انٹر کالیجیٹ ایسوسی ایشن" حضرت مولوی عبد اللہ صاحب سنوری مرحوم مغفور جو کہ سابقون الاولون میں سے تھے۔ اور ہمارے پیارے ہادی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری نشانی تھے۔ کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دُعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلےٰ سے اعلےٰ درجے عطا فرمائے۔ آمین

(۲) اس افسوسناک حادثہ پر ہم ممبران ایسوسی ایشن حضرت مولوی صاحب مرحوم کے تمام متعلقین اور خصوصاً اُن کے صاحبزادہ صوفی عبد القدیر صاحب بی۔ اے (جو ہماری ایسوسی ایشن کے سرگرم ممبر رہ چکے ہیں) کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور جملہ متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

(سیکرٹری احمدیہ انٹر کالیجیٹ ایسوسی ایشن لاہور)

قبول اسلام

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل قادیان السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں کچھ عرصہ سے مسلمانوں کے حالات دیکھ رہا تھا۔ اور مذہب اسلام کی بابت تحقیقات کر رہا تھا۔ اور اسلامی عبادت اور قرآن شریف کی تعلیم پر غور کیا۔ تب میرا دل اسلام کیطرف رجوع ہو گیا اور کئی ماہ سے پوشیدہ طور پر اپنے دل میں مسلمان رہکر نماز پڑھتا رہا۔ لیکن بغیر مسلمان بنے میرا دل مطمئن نہ ہوا۔ اب میں نے اپنا اسلام ظاہر کر دیا اور گذشتہ جمعہ کی نماز ظاہر طور پر جامع مسجد ادا کی۔ میں [illegible] میں ملازم ہوں۔ پہلے میرا نام [illegible] تھا۔ [illegible] اب میرا نام عبد الرحمن ہے [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زنانہ میڈیکل تعلیم

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

مریضوں کی خبرگیری ان اشرف و اعلیٰ پیشوں میں سے ہے۔ جسے عورتیں اختیار کر سکتی ہیں۔ اور فن طبابت کا کوئی پہلو ایسا نہیں جو ذات پات یا عقیدہ یا اعلیٰ مجلسی حیثیت کو صدمہ پہنچانے والا ہو۔ اس میں نہ صرف بنی نوع انسان کی تکلیف دور کرنے کا موقع ملتا ہے۔ بلکہ ایک باعزت ذریعہ معاش بھی بن سکتا ہے۔ اس پیشہ کے متعلق گورنمنٹ کا یہ منشا رہا ہے کہ لیڈی ڈاکٹروں کے ذریعہ عورتوں کی طبی امداد کا انتظام سہولیت سے ہو سکے۔ اس انتظام میں ان لڑکیوں کو جو طبابت کو اپنا مستقل پیشہ بنانا چاہیں۔ کام کرنے کا وسیع موقع ملیگا۔

عورتوں کو طبابت سکھانے کے لئے لدھیانہ میں پنجاب میڈیکل سکول فار ویمن" موجود ہے۔ جو "ڈینز کرسچن میڈیکل کالج" سے ملحق ہے۔ اور بلا امتیاز مذہب و ملت عورتوں کا صوبجاتی میڈیکل سکول ہے۔ اس میں وہ لڑکیاں جنہوں نے پنجاب یونیورسٹی کا میٹریکولیشن امتحان .... پاس کیا ہو سب اسسٹنٹ سرجن جماعت میں داخل ہو سکتی ہیں۔ وہ لڑکیاں جنہوں نے پنجاب یونیورسٹی کا میٹریکولیشن امتحان ـــــ کے مساوی درجہ کا کوئی امتحان پاس کیا ہو سب اسسٹنٹ سرجن جماعت میں داخل ہو سکتی ہیں۔ وہ لڑکیاں جنہوں نے مڈل سکول کا سارٹیفکیٹ حاصل کیا ہو۔ انہیں بطور "ڈسپنسر" تربیت دی جاتی ہے۔ جو عورتیں کوئی دیسی زبان لکھ پڑھ سکتی ہوں۔ انہیں "نرس دایوں" اور "مڈوائف" کے طور پر تربیت دی جاتی ہے۔ ان پڑھ عورتوں کو دایوں کا کام سکھایا جاتا ہے۔ جو لڑکیاں میڈیکل پیشہ اختیار کرنا چاہیں۔ ان کے لئے مندرجہ ذیل سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔

(۱) پنجاب زنانہ میڈیکل سکول لدھیانہ اور اس کے ملحقہ ہسپتال کے عملہ میں بیشتر عورتیں ہیں۔ جس میں پردہ کی بندشیں ملحوظ رکھی جاتی ہیں۔

(۲) تمام طلبا کے مذہبی عقائد کا نہایت احترام کیا جاتا ہے۔

(۳) سکول کے وسیع ہوسٹل میں غیر عیسائی طلبا کے لئے علیحدہ کمرے مخصوص کئے گئے ہیں۔

۴۔ کھانا پکانے کا انتظام علیحدہ ہے۔ ہندوؤں اور سکھوں کے لئے ایک برہمن کھانا پکاتا ہے۔ مسلمان طلبا کے لئے علیحدہ باورچی ہے۔

(۵) گورنمنٹ اور پنجاب کی مختلف مقامی مجالس (لوکل باڈیز) نے چند وظائف بھی مہیا کئے ہیں۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(الف)۔ بیس سے ساڑھے ستائیس روپے ماہوار کا وظیفہ چار سال کے لئے سب اسسٹنٹ سرجن کلاس میں داخل ہونے والے طلبا کو دیا جاتا ہے۔

ب:۔ جماعت "ڈسپنسری" کے طلبا کے لئے سولہ روپے پہلے سال اور اٹھارہ روپے ماہوار دوسرے سال کے لئے۔

ج:۔ "نرس دائی" کلاس کے طلبا کے لئے پندرہ روپے ماہوار کا وظیفہ دو سال کے لئے۔

د:۔ دائیوں کے لئے سات سے دس روپے ماہوار کا وظیفہ۔ وظائف کی تعداد جو منظور کی گئی ہے۔ وہ ان امیدواروں کے لئے کافی ہے۔ جو ہر سال مختلف جماعتوں میں داخل کئے جا سکتے ہیں۔

(۶) کوئی فیس وغیرہ نہیں لی جاتی۔ طلبا کو مفت داخل کیا جاتا ہے۔

(۷) دس دس روپیہ ماہوار کی مالیت کے دس وظائف ہر سال ان لڑکیوں کو بطور انعام دئے جاتے ہیں۔ جو میٹریکولیشن امتحان پاس کرنے کے بعد سب اسسٹنٹ سرجن کلاس میں طبابت سیکھنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔ یہ وظائف لڑکیوں کو بلا امتیاز مذہب اس وقت دئے جاتے ہیں۔ جب وہ اینگلو ورنیکلر مڈل سکول کا امتحان پاس کر لیں۔ ان وظائف کی میعاد دو سال ہے۔ اور وہ صوبہ ہذا میں کسی منظور شدہ ہائی سکول کے طلبا کو دئے جاتے ہیں۔

(۸) تمام طلبا کو اپنے ڈپلومے حاصل کرنے کی غرض سے قابلیت پیدا کرنے میں یکساں مدد دی جاتی ہے۔

(۹) صوبہ ہذا میں سند یافتہ میڈیکل عورتوں کی ملازمت کے لئے کافی گنجائش ہے۔ اور اس ضمن میں ہر ایک جماعت کے لئے ملازمت کی شرائط حسب ذیل ہیں۔

سب اسسٹنٹ سرجن تنخواہ:۔ زنانہ سب اسسٹنٹ سرجنوں کے لئے تنخواہ کا کوئی مستقل پیمانہ مقرر نہیں۔ لیکن عام طور پر ان کو شروع میں ایک سو روپیہ ماہوار تنخواہ دیجاتی ہے۔ جو چار روپیہ سالانہ کی ترقی سے ۱۳۰ روپیہ ماہوار تک پہنچتی ہے۔ اس کے بعد ان کو ۱۵۰ سے ۱۷۵ روپیہ ماہوار تک ترقی بھی مل سکتی ہے۔ بشرطیکہ ان کا کام اطمینان بخش ہو۔ علاوہ ازیں ان کو اقامتی مکان مفت ملتا ہے۔ یا اس کے عوض میں کرایہ ملتا ہے۔ اور انہیں ہسپتال میں کام کرنے کے بعد پرائیویٹ پریکٹس کرنے کی اجازت بھی ہے۔

ڈسپنسر تنخواہ ۲۵ روپے سے ۵۰ روپیہ ماہوار تجربہ کے لحاظ سے دی جاتی ہے۔ اقامتی مکان مفت یا اس کے عوض میں کرایہ ملتا ہے۔

نرس دائیاں تنخواہ ۲۵ روپیہ سے ۴۰ روپیہ ماہوار علاوہ ازیں اقامتی مکان مفت یا اس کے عوض میں کرایہ ملتا ہے۔ نیز انہیں ہسپتال میں کام کرنے کے بعد پرائیویٹ پریکٹس کرنے کی اجازت ہے۔

دائیاں تنخواہ ۲۰ روپے سے ۳۵ روپے ماہوار۔ علاوہ ازیں اقامتی مکان مفت یا اس کے عوض میں کرایہ ملتا ہے۔ نیز خاص اوقات کے لئے انہیں پرائیویٹ پریکٹس کرنے کی اجازت ہے۔

نوٹ:۔ مفصل حالات پنجاب زنانہ میڈیکل سکول لدھیانہ کے پراسپکٹس میں درج ہیں۔ جس کی کاپی پرنسپل صاحبہ کو درخواست کرنے پر مفت مل سکتی ہے۔

جزیرہ سیلون

یہ جزیرہ جہاں خدا کے فضل سے پرجوش احمدیہ جماعت ہے۔ اور جس کی استدعا پر جناب مفتی محمد صادق صاحب کو حضرت امام جماعت احمدیہ نے وہاں عیسائیت کے مقابلہ میں لیکچر دینے کے لئے حال میں بھیجا ہے۔ وہاں کے مختصر حالات ملکی درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

جزیرہ سیلون کا رقبہ ۲۵۳۳۲ میل ہے۔ اس کی آبادی تقریباً ۴۵ لکھ ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔

بودھ	۲۷۶۸۸۰۵
ہندو	۹۸۲۰۷۳
مسلمان	۳۰۲۵۳۲
عیسائی	۴۴۳۴۰۰

بیان کیا جاتا ہے کہ پرتگیزوں نے اس جزیرہ پر قبضہ کر کے لوگوں کو بجبر عیسائی بنا لیا تھا۔ مگر پرتگیزی حکومت کے زوال کے ساتھ ہی لوگ پھر اپنے پہلے مذاہب کے پابند بن گئے اور آج بھی سیلون کے مردوں اور عورتوں کے یورپی نام پرتگیزی مظالم کی شہادت دے رہے ہیں۔

لوگ جو محنتی زیادہ نہیں۔ اور اس لئے پیسہ زیادہ کما نہیں سکتے۔ مگر فضول خرچ بہت ہیں۔ تعلیم کی حالت اچھی ہے لوگ انگریزی اچھی بولتے ہیں۔ چائے اور ربڑ کا کاروبار زیادہ تر یورپی لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔ کپڑے اور غلے کی تجارت مسلمانوں اور مدراسیوں کے قبضہ میں ہے سیلون کے مسلمان بڑے بڑے ساہوکار ہیں۔ ان کی عالی شان کوٹھیاں ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہارات

کان کی تمام بیماریوں

نپٹ بہراپن کم سننے۔ کان بچوں یا بڑوں کے بہنے بھاری پن درد ورم۔ زخم۔ خشکی۔ کھجلی۔ آوازیں ہونے وغیرہ پر صفحہ دنیا پر شرطیہ اکسیر دوا صرف جبب اینڈ سنز پیلی بھیت کا روغن کرامات ہے جس پر ہزارہا انگریز اور ڈاکٹر تک لٹو ہیں۔ بصرہ۔ بغداد۔ ساؤتھ افریقہ وغیرہ تک جس کی خاص شہرت ہے۔ فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ) ملک ہند میں تین شیشی طلب کرنے پر محصولڈاک معاف دھوکہ بازوں سے ہوشیار اپنا پورا پتہ صاف لکھیئے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔

بہراپن کی دوا جبب اینڈ سنز پیلی بھیت۔ یو۔ پی

بے اولادوں کو اولاد!

پنجاب کے مختلف مقامات مثلاً سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ جالندھر۔ بھیرہ۔ مالیر کوٹلہ لدھیانہ قادیان وغیرہ میں والدہ صاحبہ نے بیسیوں بے اولاد عورتوں کا علاج کیا ہے اور بیشمار عورتیں اولاد مس ہو چکی ہیں ایسی بہنیں اگر آپ کے سینکڑوں روپیہ برباد کرنے کے باوجود ابھی تک اولاد کا منہ دیکھنا نصیب نہیں ہوا تو آج ہی ایک کارڈ لکھکر والدہ صاحبہ کی تجربہ شدہ دوائی کو منگا کر استعمال کریں اپنی پیاری پیاری اور ننھی ننھی اولاد حاصل کر کے دعائیں دیں یہ عمل کر کے دیکھیں قیمت صرف چار روپے علاوہ محصولڈاک ہے۔ نوٹ:۔ آرڈر دیتے وقت مفصل حالات تحریر فرمادیں جو کہ پوشیدہ رکھی جائینگے۔ پتہ سید خواجہ علی قادیان ضلع گورداسپور

زندگی کی بہار صحت بیمار

پیارے ناظرین آجکل زمانہ میں دوا فروشوں کی کمی نہیں ہے۔ براہ مہربانی ہماری غریب ایجنسی سے بھی کچھ چیزیں منگا کر ملاحظہ فرمادیں۔ پسند نہ آنے پر ایجنسی کو واپس کر سکتے ہیں۔

نام	وزن	قیمت	نام	وزن	قیمت
ممیرا چینی درجہ اول	فی تولہ	۶ر	ممیرا درجہ دوم	فی تولہ	عمر
جدوار خطائی	״	صیغے	ست سلاجیت گلگتی	״	۸ر
زعفران کشمیری خالص	״	۸ر	زیرہ سیاہ گلگتی	فی سیر	ہر
ہیدانہ عمدہ	فی سیر	للعہ	اجوائن خراسانی	״	۲ر
کشتہ پارہ سنگا	فی تولہ	ہر	گل بنفشہ خاص	״	صر
گل بنفشہ عرقی	فی سیر	ہیر	کشتہ تانبا	فی تولہ	۸ر
کشتہ رانگ (قلعی)	فی تولہ	عہ	کشتہ ہڑتال ورقی	״	عہ
کشتہ سیماب	״	״	..	״	..

علاوہ ازیں بہت سی چیزیں ایجنسی سے مل سکتی ہیں۔ تفصیل مندرجہ بالا اشیاء بذریعہ وی۔ پی۔ یا پارسل روانہ خدمت ہونگی۔ محصولڈاک علاوہ ہوگا۔ تاجران کیلئے خاص رعایت ہے۔ فہرست مختصر مفت

المشتہر

حاجی محمد نصر اللہ خان احمدی منیجر کشمیر مسلم ہمدرد ایجنسی پامپور۔ ڈاکخانہ خاص براستہ اسلام آباد کشمیر

قابل تقسیم ٹریکٹ

آریہ صاحبان کی طرف سے ان دنوں اسلام کے خلاف بہت سی کتابیں۔ اخبار۔ رسالے اور ٹریکٹ ملک میں تقسیم کئے جارہے ہیں۔ جن کے زہریلے اثر کا اگر ساتھ ہی ساتھ ازالہ نہ کیا گیا۔ تو بعد میں بہت بڑی دقت کا سامنا ہوگا۔ اس لئے دردمندان اسلام کو چاہیئے۔ کہ وہ بھی حتی المقدور سماجی زہر کا تریاق خرید کر لوگوں تک پہنچائیں۔ اور عنداللہ ماجور ہوں۔ اس وقت ہمارے پاس آریہ مذہب کی حقیقت ظاہر کرنے والے دس نہایت ہی مدلل اور بہترین ٹریکٹ موجود ہیں۔ اگر احباب ان کو کافی تعداد میں خرید کر اپنے اپنے ہاں تقسیم کریں۔ تو تبلیغی رنگ میں بہت ہی مفید ثابت ہونگے۔ ان کے نام اور قیمت فی سینکڑہ درج ذیل ہے۔

نام	قیمت	نام	قیمت
وید تین ہیں یا چار	۴ر سینکڑہ	ویدک ایشور مجسم ہے	۴ر سینکڑہ
ویدوں کی تعداد میں اختلاف	۱۲ر ״	ویدک ایشور کی کم علمی	״ ״
وید کے معنوں میں اختلاف	۴ر ״	ویدک ایشور کی صفات	״ ״
کیا وید الہامی ہیں؟	۱۲ر ״	ویدک توحید کا آئینہ	״ ״
ابطال ازلیت وید	۴ر ״	ویدک ایشور	״ ״

یہ چالیس ۴۰ ہزار کی تعداد میں چھپے تھے۔ مگر اب چند سو سے زیادہ نہیں رہے۔ اور ان کی اس مقبولیت کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ ان ٹریکٹوں میں آریہ سماج کی مستند اور مسلمہ کتابوں سے حوالے دیکر آریہ مذہب کی اصل حقیقت واضح کی گئی ہے۔ اور ان کے مفید ہونے پر علمائے سلسلہ بھی متفقہ طور پر شہادت دے چکے ہیں۔ بہت تھوڑی تعداد باقی ہے۔ اس لئے احباب فرمایش بھیجنے میں دیر نہ کریں ورنہ ایسے اچھے مفید اور سستے ٹریکٹوں کا ملنا مشکل ہوگا۔

ملنے کا پتہ

بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

خوشخبری

اطلاعاً مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ جو صاحبان مکان وغیرہ قادیان دارالامان میں بنوانا چاہیں۔ ان سے فی سینکڑہ خرچ تعمیر مکان کا مبلغ للعہ روپیہ کمیشن لیا جائیگا۔ ہم جو کام بنوائیں گے۔ انشاءاللہ ٹھیکہ پر بنوائینگے۔ اگر کوئی صاحب ٹھیکہ پر بنوانا نہیں چاہیں گے تو امانی بنوائیں گے

خاکسار حافظ نور محمد احمدی اینڈ کو لدھیانوی حال مقیم قادیان (پنجاب)

تین سال کا تجربہ

ہمیشہ موتی سرمہ ہی استعمال کرو
جو جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

جناب سید محی الدین احمد صاحب انسپکٹر پولیس ضلع ایٹہ سے لکھتے ہیں:۔ "واقعی آپکا موتی سرمہ بہت سے موقعوں پر نہایت ہی کارآمد ثابت ہوا دکھتی ہوئی آنکھوں میں تیر بہدف ہے۔ آنکھ کی صفائی کیواسطے فوری اثر کرتا ہے۔ آنکھوں کی ہر ایک بیماری کیواسطے اس کا استعمال ضروری ہے بگڑی ہوئی آنکھوں میں بہت جلد اثر کرتا ہے۔ بہت سے آدمیوں کے استعمال میں آیا ہے۔ ان جملہ صاحبان نے بہت تعریف کی۔ ۳۰ سال کے بعد جبکہ کوئی شبہ نہیں رہا۔ ان الفاظ کو لکھ سکا ہوں"۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

تحائف پشاور

مشہدی لنگیاں اور پشاوری کلاہ

ہر قسم کی چھوٹی بڑی مشہدی و پشاوری لنگیاں مشہدی رومال لیڈی سوٹ کے مشہدی قنادیز۔ کلاہ پشاوری و بخاری ارزاں قیمت پر ذیل کے پتہ سے طلب فرمائیں۔ مال پسند نہ آنے پر محصول ڈاک کاٹکر قیمت واپس دیجاویگی۔ یا اس کے بدلے حسب منشاء خریدار کو دوسری چیز دیجاویگی۔

المشتہر

میاں محمد غلام حیدر احمدی جنرل مرچنٹ بازار کریم پورہ پشاور شہر

زرعی آلات و دیگر مشینری

بٹالہ کی مشہور و معروف چارہ کترنے کی مشین (ٹوکے) آہنی رہٹ (ہلٹ) انگریزی ہل بیلنے جات۔ فلور ملز۔ خراس بیل چکیاں سیویاں اور بادام روغن نکالنے کی مشینیں منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے۔

ایم عبدالرشید اینڈ سنز جنرل سپلائرز احمدیہ بلڈنگ بٹالہ ضلع گورداسپور

احمدیہ لٹریچر

اخبار الفضل کا مکمل سٹ برائے فروخت موجود ہے۔ جلد اول تا جلد ۱۴ ایک جلد۔ تشحیذ الاذہان کا مکمل سٹ جلد ۱ تا ۲۲ مجلد برائے فروخت موجود ہے۔ قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کریں۔

خواجہ عبدالرحمٰن کلرک الفضل قادیان

ہر ایک اشتہار کی صحت کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تلوار

احمدی احباب کو مژدہ ہو۔ کہ ہم نے سرکار عالیہ سے لائسنس حاصل کرکے تلواریں بنانا شروع کر دی ہیں۔ ہمارے کارخانہ میں دوران جنگ میں سرکاری تلواریں بنتی تھیں۔ جو بہت مقبول ہوئیں۔ اور ان خدمات کے صلے میں ہمیں سندیں اور دوبارہ لائسنس گورنمنٹ کیطرف سے عطا کیا گیا ہے۔ ذی استطاعت احمدی احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ہمارے کارخانہ سے تلواریں خرید کر گورنمنٹ کی عطا کردہ عام اجازت سے جو ۹ ضلعوں کو مرحمت کی گئی ہے۔ استفادہ کریں۔ ایسی اعلےٰ اور ارزاں تلواریں کسی دوسرے کارخانہ سے نہیں ملیں گی۔ اور ہم نے خاص رعائت محدود عرصہ کے لئے رکھی ہے۔ تا جماعت کے احباب اس موقعہ سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ اس نازک زمانہ میں جبکہ ذاتی حفاظت کی اور قوم میں جرأت اور دلیری پیدا کرنے کی بہت سخت ضرورت ہے۔ مسلم اپنا اپنا فرض قرار دیں۔ تا آنیوالی نسلوں میں جرأت اور بہادری اور اعتماد کے خصائل پیدا ہوں۔

المشتہر

اے جے فضل احمد اینڈ سنز بھیرہ ضلع شاہپور

وصیتیں

نمبر ۲۷۰۳

میں عائشہ بی بی بنت محمد عظیم الدین ہاشمی عمر ۱۸ سال ساکن جیہور چک ۱۱ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق آج بتاریخ ۲۷/۴ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد مہر یکصد روپیہ ہے اور یہ مہر بصورت زیور کے میرے پاس ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے بعد اگر اس جائداد کے علاوہ کوئی مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اُس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور جو رقومات حصہ جائداد کے طور پر بعد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر جاؤں وہ حصہ موعودہ سے منہا کیجاویں گی فقط کاتب الحروف سید علی خاوند موصیہ۔ العبد عائشہ بی بی موصیہ گواہ شد بقلم محمد اکرم خاں نمبردار جیہور چک ۱۱ گواہ شد سید علی سکنہ جیہور چک ۱۱ خاوند موصیہ

نمبر ۲۷۰۴

میں چراغ الدین ولد نبی بخش رنگریز عمر ۲۰ سال ساکن تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق آج بتاریخ ۸/۴ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں جائداد اسوقت کوئی نہیں للعہ ماہوار تنخواہ کا بھاکا بھٹیاں میں نائب منشی ہوں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا اور میری وفات کے بعد میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ چراغدین نائب منشی بھاکا بھٹیاں بقلم خود گواہ سردار خاں بقلم خود۔ گواہ شد حافظ رحیم بخش بقلم خود ۸/۴

نمبر ۲۶۳۲

میں سید علی ہاشمی مدرس ولد محمد عزیز الدین قوم قریشی ہاشمی عمر ۲۹ سال ساکن جیہور چک ۱۱ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق آج بتاریخ ۲۷ اپریل ۱۹۲۷ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ماہوار آمد مبلغ تیس روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور میرے مرنیکے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی فقط ۲۷۔ اپریل ۱۹۲۷ء۔ العبد سید علی ہاشمی احمدی مدرس بقلم خود گواہ شد محمد الدین برادر حقیقی موصی سکرٹری انجمن احمدیہ جیہور چک ۱۱ بقلم خود۔ گواہ شد محمد اکرم خاں احمدی نمبردار۔ گواہ شد محمد عبد العزیز بقلم خود

(اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

روبکار باجلاس جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم ترنتارن

مقدمہ دیوانی نمبر ۹۴۰ بابت ۱۹۲۷ء

سنتا سنگھ ولد عطر سنگھ قوم ترکھان ساکن کلیر تحصیل ترنتارن مدعی

بنام

بوہگی ولد امیر قوم سقہ کلیر تحصیل ترنتارن مدعا علیہ

دعویٰ

مبلغ ماہی ۳ (۱۱/۳/-)

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی بوہگی مذکور سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے اس لئے اشتہار بنام بوہگی مذکور زیر آرڈر ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر بوہگی مذکور بتاریخ ۲ ماہ نومبر ۱۹۲۷ء بمقام ترنتارن حاضر عدالت ہذا ہوکر پیروی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً نہیں کریگا۔ تو اسکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔ آج بتاریخ ۱۴ ماہ اکتوبر ۱۹۲۷ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ (مہر عدالت — دستخط حاکم)

(اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

باجلاس جناب شیخ محمد حسین صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم مقام چونیاں

نادر ولد بلندا قوم کمہار ساکن گنڈھی روتاڑ تحصیل چونیاں مدعی

بنام

احمد دین ولد جوایا قوم کمہار ساکن کوٹ رینا متصل پکا ناظر۔ تحصیل ننکانہ صاحب مدعا علیہ

دعویٰ

مبلغ ۹۰/-) بمروئے شہادت زبانی

اشتہار بنام احمد دین ولد جوایا قوم کمہار ساکن کوٹ رینا متصل پکا ناظر تحصیل ننکانہ صاحب مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان میں حسب درخواست مع بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے لہذا اسکو بذریعہ اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر وہ مورخہ ۱۱/۱۲ کو بوقت دس بجے قبل دوپہر حاضر عدالت ہذا ہوکر پیروی مقدمہ نہ کریگا۔ تو اسکے برخلاف حسب ضابطہ کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی۔ آج بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔ تحریر ۲۷/۱۰ (مہر عدالت۔ دستخط حاکم)

(اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

باجلاس جناب شیخ محمد حسین صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم مقام چونیاں

دوکان کھڑک سنگھ بھگت سنگھ واقعہ چک ۵۰ گوہڑ بذریعہ۔ بھگت سنگھ۔ جیل سنگھ پسران کھڑک سنگھ اروڑہ ساکن چک ۵۰ تحصیل چونیاں مدعی

بنام

نورا ولد فتو ارائیں۔ ساکن چک ۵۰ گوہڑ تحصیل چونیاں مدعا علیہ

دعویٰ

مبلغ ۱۳۵ روپے ۹ پائی

اشتہار بنام نورا ولد فتو ارائیں ساکن چک ۵۰ گوہڑ تحصیل چونیاں مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ بالا عنوان میں حسب درخواست معہ بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے لہذا اُس کو بذریعہ اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ مورخہ ۱۲/۱۱ کو بوقت دس بجے قبل دوپہر حاضر عدالت ہوکر پیروی مقدمہ نہ کریگا۔ تو اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی۔ آج بہ ثبت میرے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔ تحریر ۱۳/۱۰ (مہر عدالت - دستخط حاکم)

ہر ایک اشتہار کی صحت کا ذمہ دار خود مشتہر ہے (الفضل ڈائیڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی خبریں

لاہور ۱۷-اکتوبر- پنجاب گزٹ کی تازہ اشاعت میں بتلایا گیا ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے "بلیدان چترا دلی" کے تمام نسخے بحق ملک معظم ضبط کر لئے ہیں +

دہلی ۱۷-اکتوبر- حکیم اجمل خاں نے "ایسوسی ایٹڈ پریس" کو ایک بیان روانہ کیا ہے۔ جس میں انہوں نے ان حملوں اور دردناک قتلوں پر اظہار تاسف کیا ہے۔ جو صوبہ متحدہ اور پنجاب میں واقعہ ہوئے ہیں۔ اور بتلایا ہے۔ کہ صورت حالات ملک کیلئے تباہ کن ہے۔

شملہ ۱۷-اکتوبر- مسٹر ایم-ایچ ہیالیڈ- آئی-سی-ایس چھ ماہ کے لئے عدالت عالیہ لاہور میں ایڈیشنل جج مقرر کئے گئے ہیں +

احمد آباد کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں فرقہ وار کشیدگی ابھی تک زوروں پر ہے۔ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت عام جلسوں کے انعقاد کو ناجائز قرار دیا ہے۔ لاٹھی وغیرہ لے کر چلنے کی بھی ممانعت ہے۔

گورنمنٹ پنجاب نے سکرٹری آریہ سماج لائلپور کو اس کے تار کے جواب میں جس میں زمیندار مورخہ ۲۴ و ۲۸ اگست کے ان مضامین کیطرف توجہ دلائی گئی تھی۔ جو ستیارتھ پرکاش اور بانی آریہ سماج کے متعلق لکھے گئے ہیں۔ اطلاع دی ہے۔ کہ زمیندار کے مذکورہ مضامین اور ان کے جواب میں ملاپ کے مضامین متعلق قرآن مجید کو گورنر ان کونسل نے بمشورہ مشیر قانونی بہت احتیاط کی نظر سے دیکھا۔ اور گورنر ان کونسل اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ مذکورہ سلسلہ مضامین مقدمہ چلانے کیلئے قانون کی زد میں نہیں آتے۔ اس لئے کہ جسوقت وہ شائع ہوئے تھے اس وقت قانون نافذ العمل نہ تھا۔ قانون اب ترمیم قانون فوجداری ایکٹ ۱۹۲۷ء کے اضافہ اور نفاذ سے وسیع اور قوی الاثر ہو گیا ہے۔ آئندہ گورنمنٹ کی جانب سے ایسے مضامین کی پوری نگرانی کیجائیگی۔ جو فرقہ وارانہ جذبات کو بھڑکانے کے لئے اخبارات میں شائع کئے جائیں +

میرٹھ ۱۲-اکتوبر مظفر نگر کے خزانہ میں سے ۱۸ ہزار پانچسو روپے مالیت کے ٹکٹوں کا غبن کیا گیا +

لاہور ۱۵-اکتوبر- چیچو کی ملیاں ریلوے اسٹیشن سے اطلاع ملی ہے۔ کہ وہاں پر رات کیوقت تیسرے درجہ کی مسافر گاڑی میں سفر کرتے ہوئے ایک مسلم عورت قتل کر دی گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ عورت اور اس کا شوہر سفر کر رہے تھے۔ مگر خاوند دار برٹن کے اسٹیشن پر اترا اور جب پھر سوار ہونے لگا تو جلدی میں دوسرے ڈبہ میں بیٹھ گیا۔ کیونکہ گاڑی متحرک ہو چکی تھی۔ اگلے اسٹیشن چیچو کی ملیاں پر پہونچ کر اس نے اپنے ڈبہ میں جا کر دیکھا۔ کہ اس کی بیوی قتل کر دی گئی ہے +

کلکتہ ۱۵-اکتوبر- انگلشمین کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ سر پی-سی مترا جدید وزیر بنگال بہت جلد استعفیٰ دیں گے کیونکہ وہ نواب مشرف حسین کے ساتھ ملکر کام کرنے کو تیار نہیں۔ دوسرے ذرائع سے تا حال اس کی تصدیق نہیں ہوئی +

انجمن حمایت اسلام لاہور کے چند عہدیداروں نے بعض انتظامی شکایات کی بنا پر استعفے دیدیئے تھے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ سر محمد شفیع صاحب صدر انجمن اور شیخ عبدالعزیز صاحب جنرل سکرٹری اپنے استعفے واپس لے چکے ہیں اور پرنسپل صاحب کو استعفا واپس لینے پر رضامند کیا جا رہا ہے +

سنا گیا ہے۔ کہ ۱۵-اکتوبر ہفتہ کے دن "بورڈ آف سٹڈیز" کے ممبروں نے کثرت آرا سے یہ قرار دیدیا ہے۔ کہ بی-اے اور ایف-اے میں جو طلباء اس سال فیل ہو گئے ہیں ان کے لئے فارسی کا گذشتہ کورس ہی رہنے دیا جائے +

لاہور ۱۶-اکتوبر- لنڈن کا ایک بحری پیغام مورخہ ۱۲ اکتوبر مظہر ہے۔ کہ مس جمیلہ بیٹی سراج الدین پنجاب سٹیٹ سکالر کو جسے حال ہی میں حکومت کیطرف سے پنجاب میں عورتوں کی صنعتی تعلیم کے لئے بطور معلمہ مقرر کیا گیا ہے۔ اقتصادیات میں "پی-ایچ-ڈی" کی ڈگری عطا کیگئی ہے +

لاہور ۱۷-اکتوبر- کٹڑہ شیر سنگھ لاہور کے گوردوارہ گانشان صاحب تین ہندو نوجوانوں نے توڑ ڈالا- اور اس کی جگہ ایک لال جھنڈی کھڑی کر دی۔ اور گوردوارہ کے دروازے توڑ کر تین گرنتھ صاحب اٹھا کر لے گئے۔

اجمیر ۱۴-اکتوبر- نائب دیوان ریاست بوندی مسٹر شبیر احمد کو ایک سال قید اور سو روپیہ جرمانہ کی سزا مجسٹریٹ بوندی نے اس الزام میں دی ہے۔ کہ یہ محل کی ایک خادمہ کو اغوا کر کے مسلمان کرنا چاہتے تھے +

شملہ ۱۴-اکتوبر- حکومت ہند نے بموجب سی کسٹم ایکٹ ایک کتاب موسومہ "محمد کی سوانح بطور پیغمبر و انسان" مصنفہ آر-ایف ڈبل کا داخلہ ہندوستان میں ممنوع قرار دے دیا ہے۔

امرتسر ۱۶-اکتوبر- ۲۷-اکتوبر کو یہاں ایک دربار منعقد ہوگا۔ جس میں مسٹر مائلز ارونگ کمشنر لاہور ڈویژن ایسے اشخاص کو انعامات اور سندیں تقسیم کریں گے۔ جنہوں نے گذشتہ سال کے دوران میں حکام کو امداد دی تھی +

کانپور ۱۵-اکتوبر- مولانا حسرت موہانی سوویٹ روس کے دسویں سالانہ جشن میں شرکت کرنے کیلئے جانا چاہتے تھے۔ حکومت نے انہیں پروانہ راہداری دینے سے انکار کر دیا +

لاہور ۱۹-اکتوبر رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ یونیورسٹی کا سالانہ اجلاس تقسیم سندات ۲۲ اور ۲۳ دسمبر ۱۹۲۷ء کو یونیورسٹی ہال میں منعقد ہوگا۔ تماشائیوں کے ٹکٹ ۱۰ دسمبر تک رجسٹرار سے مل سکتے ہیں +

۱۱-نومبر کو بوقت ۱۱ بجے صبح دو منٹ تک تمام کاروبار بند کیا جائیگا۔ اور ہر شخص دو منٹ بالکل خاموش رہ کر یوم صلح کی یاد میں دعا کریگا۔

غیر ممالک کی خبریں

لنڈن ۱۴-اکتوبر- لنڈن کے مدرسہ شرقیات کے ایک جلسہ میں برلن میوزیم شعبہ ہندیہ کے ڈائرکٹر فان لیکوک نے جو زبردست ماہر علم و تمدن ہیں۔ بیان کیا کہ درحقیقت ہندوستان اور چین میں جتنے بت بودھ کے پائے جاتے ہیں۔ وہ یونانی دیوتاؤں اپولو اور باکس کے بتوں کی ترقی یافتہ صورت ہیں +

پراگ ۱۵-اکتوبر- ایک نوجوان نے موسیو سیناپیگ وزیر مختار البانیہ متعینہ بلغراد کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ مقتول کو حال ہی میں پراگ بھیجا گیا تھا +

قسطنطنیہ ۱۷-اکتوبر- انگورہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ تاجدار افغانستان امان اللہ خانصاحب جب سیاحت یورپ سے مراجعت فرما ہوں گے۔ تو انگورہ میں غازی کمال پاشا سے ملاقات کریں گے +

اخبار خلافت میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ حجاز کے قاضی القضاۃ شیخ عبداللہ بن بلیہد مکہ معظمہ سے اپنے وطن کو تشریف لیگئے تھے۔ اور وہیں انتقال کر گئے۔

نیویارک ۱۵-اکتوبر کیپرل کا یک کا "ردلو" ایک مصنوعی آدمی بنانے کا خواب عنقریب پورا ہونے والا ہے۔ برقی روشنی کی ایک کمپنی ایک برقی "آدمی" بنانے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ یہ "آدمی" سوالوں کا جواب دیدیتا ہے۔ اور ہدایت پر عمل کرتا ہے۔

یہ "آدمی" اس طرح تیار کیا جاتا ہے کہ "سیسم دروازہ کھولو" کی آواز پر فوراً دروازہ کھول دیتا ہے۔ اس کے بعد روشنی کر دیتا ہے پنکھا چلا دیتا ہے۔ جھاڑو دینے کا کام کر سکتا اور سگنل کی روشنی دکھا سکتا ہے۔ اسوقت تک صرف تین آدمی موجود ہیں جو کام کرتے ہیں۔ ان میں ایک واشنگٹن کے پانی کے کارخانہ میں پانی کے حوض پر متعین ہے جو دریافت کرنے پر ٹیلیفون سے یہ بتا دیتا ہے۔ کہ حوض میں کسقدر پانی موجود ہے۔ جتنی دفعہ اس سے پوچھا جائیگا۔ جسقدر باقی حوض میں ہوگا۔ ہمیشہ ...

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپکر مالکان کیلئے شائع کیا)